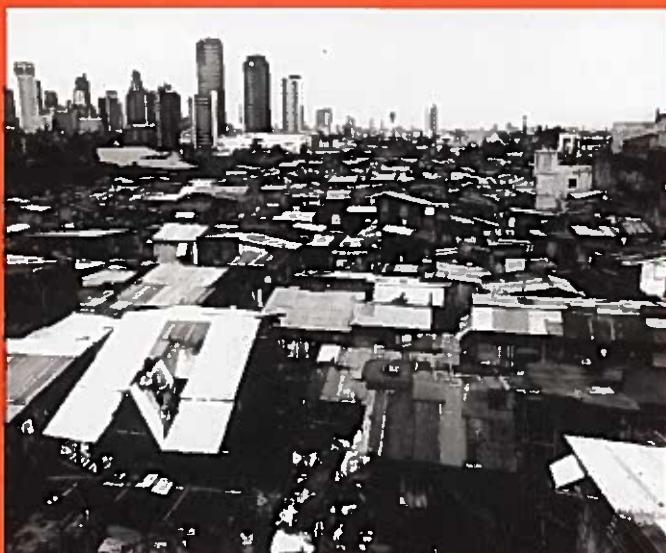


ایشیائی شہر ایک جائے زہ



آٹھ شہروں کی کیس اسٹڈیز
سے حاصل ہونے والی معلومات کا
ایک تجزیہ

اربن ریسورس سینٹر
2007





ایشیائی اتحاد برائے رہائشی حقوق (Asian Coalition for Housing Rights) نے ایشیائی شہروں کی شہریت کے درک پر گرام کے تحت کیس اسٹڈیز کا ایک ملکہ شروع کیا تھا۔ یہ تجزیہ یونیادی طور پر اسی کیس اسٹڈیز سے حاصل ہونے والی معلومات پر بنی ہے جن شہروں کو اس کیس اسٹڈی میں شامل کیا گیا ان کے نام یہ ہیں:

- | | | | | | |
|------|--------------|---------|------|-------------|------------|
| - ۱۔ | منشن لوپا - | فلپائن | - ۵۔ | چینگ مائی - | تھائی لینڈ |
| - ۲۔ | بیجنگ - | چین | - ۶۔ | سریا بنا - | اندونیشیاء |
| - ۳۔ | ہنوی - | پونا | - ۷۔ | ویٹ نام - | بھارت |
| - ۴۔ | چھونم پونھ - | کربوڈیا | - ۸۔ | کراچی - | پاکستان |

2007

Asian Coalition for Housing Rights

73 Soi Sonthiwattana 4, Ladprao 110, Bangkok 10310, THAILAND

Tel (66-2) 538-091 Fax (66-2) 539-9950

e-mail: achr@loxinfo.co.th

website: www.achr.net

اربن ریسورس سینٹر
A-2/2 دوسری منزل، ویٹ لینڈ ٹریڈینگ سینٹر، کراچی کوآپریٹو سسٹنگ سوسائٹی یونین،
بلک نمبر 7 & 8 کمرشل ایریا، بند بلوچ کالونی پل، شہید ملت روڈ، کراچی
فون: 4559317 فکس: 4387692 ای میل: urc@cyber.net.pk



فهرست مضمین

1	پیش لفظ
2	تعارف
4	شہروں کے اندر ورنی تضادات
6	مفاد عامہ
6	شہروں کے مسائل کو کون حل کر سکتا ہے
7	غریب کس طرح رہائشی سہولتیں حاصل کر سکتے ہیں
8	حکومت کا نظام اور اختیارات کی تقسیم
10	ٹی گورنمنٹ کی ترقیاتی پالیسیاں
11	غریبوں کی جانب ٹی گورنمنٹ کا رویہ
12	سول سوسائٹی اور خاص طور پر غریب شہری تنظیموں کا کردار
14	بین الاقوامی ایجنسیوں کا کردار
15	انقتمامیہ

۳۔ غریب آبادیوں کی بیدھی اور شہر سے باہر آباد کاری کے نتیجے میں ٹرانسپورٹ کے مصارف اور روزگار کی جگہ سک آمد و نرفت کے وقت میں بھی غمایاں اضافہ ہوا ہے۔ چنانچہ معاشی دباؤ بڑھ گیا ہے اور سماجی انتشار کی کیفیت نظر نے تلقی ہے۔ کیونکہ برسردگار افراد کے پاس اتنا وقت نہیں رہا کہ وہ اپنے خاندان کے ساتھ وقت گزار سکیں۔

۴۔ رہائشی سہولیات کی عدم موجودگی کے نتیجے میں بھی آبادیوں میں زبردست اضافہ ہوا ہے بیان رہنے والے بدترین صورتحال کا شکار ہیں اگرچہ بعض علاقوں میں پہنچ کا پان اور سڑیں موجود ہیں۔

۵۔ ایشیائی شہروں میں گاڑیوں کی تعداد میں بہت اضافہ ہوا ہے جسکی وجہ سے ٹرینک کی تخت مٹکات پیدا ہوئی ہیں۔ آمد و نرفت کے وقت میں اضافہ ہوا ہے۔ بڑا اور ماحلی ایڈوگی سے پیدا ہونے والی یاریاں بڑھ گئی ہیں۔ ٹرانسپورٹ کا جمیشن، WTO کی شراکتا اور گلو بائزر شن کے پلچر اور دیگر اداروں نے تو قیمتی اسٹری ان شہروں کی ترقیاتی پالیسیوں پر (یا ان پالیسیوں کی عدم موجودگی) پکارا اثرات ڈالے۔

غیری طبق برداشت نہیں کر سکتا۔

۶۔ گلو بائزر شن کے تحت ہونے والے اس کچھ اطراف و اکاف کے علاقوں میں جوشی شہروں اور ان کے ایڈجیشن اور پلچر کے نتیجے میں یا تو بیرونی میں اضافہ ہوئی ہے۔ اس کی وجہ مقامی، قومی اور روز افزودنی شرح پر مبنی الاؤئی منافع خوری کے اداروں کا ارتکاز ہے۔ یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ ان شہروں میں فی سرمایہ کاری اور دیہندشہریوں، دونوں کاری یعنی عمل درآمد شروع ہو چکا ہے۔ لیکن شاہد ہیکی بتاتے ہیں کہ یہ غریب اور محروم طبقات کے مفادات کے خلاف خود کار سلسلہ عمل موجود ہیں جسے نتیجے میں انفراسٹرچر اور دیگر خدمات کی فراہمی مکن ہو سکے۔ روپرست میں بعض نئی پبلوڈن کی بھی خانندی کی گئی ہے جو ایشیاء، کے محروم طبقات کے مفادات کا تحفظ نظر ح کیا ہوئے ہیں۔ ان نئی اثرات کی تو توجیہ ذیل میں درج ہے۔

۷۔ گلو بائزر شن کے پلچر اور اسٹرچر ایڈجیشن کا مطلب یہ ہے کہ پلک سٹریٹس وی جانے والی حکومتی امدادوں کی شرح میں یا تو کمی کر دی گئی ہے یا اسے بالکل ختم کر دیا گیا ہے۔ اس سے غریب طبقات برا راست متاثر ہوئے ہیں۔ ان پر تعليقی اور سخت کے مصارف کا بوجہ بڑھ گیا ہے۔ مزید آئیں، اسکوں اور یونورٹی، دونوں ہی سٹریٹ کی تعلیم میں پرائیورٹیکس کے حصے میں اضافہ ہوا ہے۔ جسے نتیجے میں در طرح کے نظام تعليم فروغ پار ہے ہیں ایک تو امیر طبقے کیلئے اور دوسرا غریب طبقات کے لئے 1990 سے سلسلی دہائیوں کے مقابلے میں یا ایک اہم تبدیلی سے اور مستقبل میں اسکے خڑناک سیاستی اور سماجی مضرات ظاہر ہوئے ہیں خاص طور پر اس صورت میں کہ ایشیائی شہروں میں نوجوانوں کی آبادی کا حصہ سب سے زیادہ ہے، یہ لوگ بہتر طور پر قلعے یا فنچ ہیں یا ایک روشن مستقبل کے خواہاں ہیں جو کہ انکو ایک غیر خصافتی سیاستی اور سماجی نظام کے تحت فراہم نہیں کیا جاسکتا۔

ہمارتوں اور اختلافات کی خانندگی کی گئی جو ان شہروں کے مابین پائی گئی۔ اکتوبر 2004 میں بنکاک میں احتیاطی تقریب کے انعقاد کے لئے برطانیہ کے احولیات اور ترقی کے مبنی الاؤئی انسی نیوٹ کے میں David Satterthwaite کی خدمات حاصل کی گئیں اور ان سے درخواست کی گئی کہ وہ ان آٹھ شہروں کی تحقیقات پر جنی تجزیاتی روپوں تیار کریں۔ موجودہ روپوں اسی تجزیے پر منی ہے۔

۸۔ تحقیقاتی روپوں میں ان خلافات کی خانندگی کی گئی ہے جو ان آٹھ شہروں کے مابین موجود ہیں۔ تاہم ان میں بعض زبردست مٹکیں بھی موجود ہیں۔ جسکی وجہہ تاریخی حالات ہیں جن میں ان شہروں کی نشو و نما ہوئی۔ مزید برآں 1990 کی دہائی میں رونما ہونے والی عالمی تبدیلیوں کی وجہ سے بھی ان شہروں میں اہم تبدیلیاں واقع ہوئیں۔ ان تبدیلیوں کی وجہات کو سمجھنے کے لئے یہ مکھنا ہو گا کہ اسٹرچر ایڈجیشن، WTO کی شراکتا اور گلو بائزر شن کے پلچر اور دیگر اداروں نے تو قیمتی اسٹری ان شہروں کی ترقیاتی پالیسیوں پر (یا ان پالیسیوں کی عدم موجودگی) پکارا اثرات ڈالے۔

تحقیقات کے نتیجے میں جو اہم بات دریافت ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ ایشیاء کے خاص خاص شہروں اور ان کے اطراف و اکاف کے علاقوں میں جوشی شہروں میں تو تجھے ایڈجیشن اور ساخرواہی کے شریک اور مہمان نشانہ ہوئیں۔ اس کی وجہ مقامی، قومی اور روز افزودنی شرح پر مبنی الاؤئی منافع خوری کے اداروں کا ارتکاز ہے۔ یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ ان شہروں میں فی سرمایہ کاری اور دیہندشہریوں، دونوں کاری یعنی عمل درآمد شروع ہو چکا ہے۔ لیکن شاہد ہیکی بتاتے ہیں کہ یہ غریب اور محروم طبقات کے مفادات کے خلاف خود کار سلسلہ عمل موجود ہیں جسے نتیجے میں انفراسٹرچر اور دیگر خدمات کی فراہمی مکن ہو سکے۔ روپرست میں بعض نئی پبلوڈن کی سمجھا جائے جن کی وجہ سے یہ تبدیلیاں ہوئیں اور دیکھا جائے کہ متاثر (Disadvantaged) کوئی نہیں پر اس کے لئے آٹھ شہروں کا اثرات رونما ہوئے ہیں۔ اس مقدمہ کے لئے آٹھ شہروں کا انتخاب کیا گیا اور آٹھ تحقیقیں کو نامزد کیا گیں۔ جن شہروں کو کیس اسٹریز کے لئے منتخب کیا گیا ان کے نام ہیں:

۹۔ شہر کے سر مرے کا تعین سایی مفادات کے پیش نظر کیا جاتا ہے جسکا مقدمہ سایا اور معافی اکاف کی ایڈجیشن برقرار رکھتا ہوا ہے اور یہ سب کچھ سماج کے بااثر افراد کے مفادات کے مطابق کیا جاتا ہے۔

۱۰۔ گلو بائزر شن کے نتیجے میں ایشیائی شہروں میں رہا راست غیر ملکی سرمایہ کاری ہوئی ہے اور اسکے ساتھ سماجی قطبی سطح بریجی برنس سٹریٹز یا دسٹرگم ہو گیا ہے اسکے نتیجے میں کار پورٹ سٹریٹ میں صنعتیں قائم ہوئی ہیں، سیاست میں اضافہ ہوا ہے اور متوسط طبقے کی تعداد میں ترقی سے اضافہ ہوا ہے۔ اسکی وجہ سے صفتیوں، تجارت اور متوسط طبقے کی رہائش کے لئے اسٹرچر لحاظ سے مزووں زمین کی طلب میں اضافہ ہوا ہے۔ اس کے غریب طبقات پر نئی اثرات رونما ہوئے ہیں۔ ائمیں شہری مراکز کے قریب واقع زمینوں سے بیدھل کیا جا رہا ہے اور شہر سے دور علاقوں میں سرمایہ کا غیر سرمایہ طور پر سایا جا رہا ہے۔ یہ علاقے ان کے رونگار طعم اور ترقی میں مراکزی سے دور ہیں اور دہائی مدت کی بہتر سوتوں بھی حاصل نہیں ہیں۔ اسکی وجہ سے زمین کی قیتوں میں بھی اضافہ ہوا ہے جس سے نیچا متوسط طبقہ بھی بری طرح متاثر ہوا ہے۔



پیش لفظ۔ ایشیائی شہر ایک تعارف

ایشیائی اتحاد برائے رہائش حقوق

Coalition for Housing Rights

(ACHR) قائم کرنے کا دیہنل 1987 میں کیا گیا تھا۔ اسکے

بانیوں میں پیش درانہ مبارت رکھتے رہے اے اور غیر سرکاری

تیزیں (NGO's) شامل تھیں جو ایشیائی شہروں کی غربی

بستیوں میں کام کر رہے تھے۔ اس تھیم کا باقاعدہ قام

1989 میں بنکاک میں عمل میں آیا۔ مقامی اور مبنی الاؤئی قطع

پر اس وقت کے حالات آج سے خاصے مختلف تھے۔

کے اراکین اس حقیقت سے بخوبی واقف تھے چنانچہ

چھپلے برسوں میں انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ ان تبدیلیوں کو سمجھا ساضروری ہے جو چھپلے ذیہ دہانی میں ایشیائی شہروں میں رونما ہوئی ہیں۔ چنانچہ 2003 کے شروع میں یہ فیصلہ کیا گیا

کہ چھدایک ایشیائی شہروں میں تحقیقاتی پروگرام شروع کیا جائے اور ان سماجی، معماشی، طبقی اور نئی تبدیلیوں کا جائزہ لیا جائے

اور ان سماجی، معاشری، طبقی اور نئی تبدیلیوں کا جائزہ لیا جائے جو ACHR کے قام کے بعد رونما ہوئی ہیں۔ ان حرکات کو سمجھا جائے جن کی وجہ سے یہ تبدیلیاں ہوئیں اور دیکھا جائے کہ متاثر (Disadvantaged) کوئی نہیں پر اس کے لئے آٹھ شہروں کا

انتخاب کیا گیا اور آٹھ تحقیقیں کو نامزد کیا گیا۔ جن شہروں کو کیس

اسٹریز کے لئے منتخب کیا گیا ان کے نام ہیں:

Muntinlupa (یہ میزدھیا میں واقع ایک میونیشل کا نام

ہے)، بیچنگ، بیچن، ہنونی دیت نام، پھونم، بنه، پنه (Phnom

کہ بوزیا، پیانگ کے اتحان لینڈ، سرایا، امدو نیشا، پونے بھارت اور آپی رپورٹس پیش کیں اور ان

پیش لفظ کے لئے منتخب کیا گیا۔

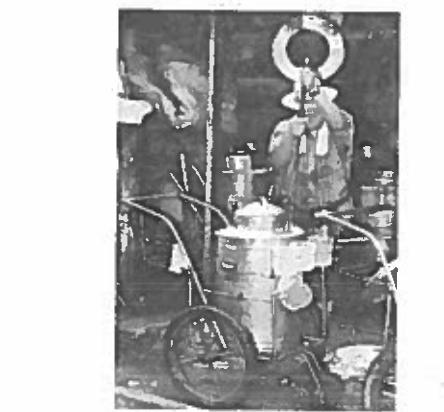
اس ریپریک کی مدت کے دوران مختیں کے

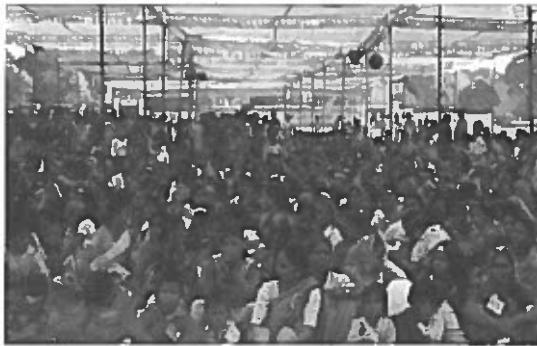
در میان کی بارہ میں انہوں اور بحث و مباحثے کا انتظام کیا گیا۔

جون 2003 میں بنکاک میں احتیاطی تقریب ہوئی اور اسکے بعد

بنکاک اور بیونی میں بھی کئی ایک اجتماعات ہوئے۔ ان

اجماعات میں تھیں نے اپی اپی رپورٹس پیش کیں اور ان





Decentralisation- اختیارات اور مسائل میں اضافہ ہوتا ہے اور ان کے کام کی صلاحیت بڑھ جاتی ہے؟ اور اگر میں گورنمنٹ کی صلاحیت والی بڑھ جاتی ہے تو آیا وہ اس صلاحیت کو غیر بشری آبادی کے مقادلات میں استعمال کر سکتی ہیں؟

اس بحثیائی رپورٹ میں جو سوالات اٹھائے گئے ہیں وہ ACHR کے اراکین کے لئے غور طلب ہیں۔ انہیں دیکھنا ہو گا کہ رپورٹ میں جن مقنیں حکومتوں پر باذالتی ہیں کہ انہیں کس طرح تم سے کم کیا جائے اور بشت اثرات کو کم کر فروغ دیا جائے۔ ایشیائی مالک میں اب بہت سی ایسی مثالیں موجود ہیں جن سے سبق حاصل کیا جاسکتا ہے۔ مقنی اور بشت دوں پہلوؤں کا جائزہ لیا جاسکتا ہے اور ان سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ ACHR کے نمائندوں اور ان سے متعلق اداروں کو اپنے اپنے ملکوں میں اہم مقام حاصل ہے۔ خلاف اکیڈمیک اور دو طرفہ اور کثیر انتہی ترقیاتی تھیوں میں ان کے بہت سے ہم خیال دوست موجود ہیں جبکہ 1987 میں یہ صورت حال نہیں تھی۔ ACHR کو اس بات پر غور کرنا ہو گا کہ بشت تبدیلیوں سے فائدہ اٹھا کر ایسی یا بنائی جائیں جن سے الشیاء میں زیادہ منصافتان سماج قائم کرنے میں مدد لے۔



یہ سرمایہ کاری چند مالک کے نسبتاً چند ہی شہروں میں ہوئے۔ دنیا کی بیش سب سے بڑی میٹیشیوں میں سے سات کا تعلق ایشیاء سے ہے اور اس میں سے بھی دوسرا، تیسرا اور چوتھی بڑی میٹیشیوں (جن، بندوستان اور جاپان) کی ہیں۔ (2)

ایشیاء کی بیش ترین تو میں اب سے بیش میں سال کے مقابلے میں زیادہ "شہری" ہو گئی ہیں (یعنی ان کی آبادی کا بڑا حصہ شہروں میں قیام پذیر ہے)۔ یہ اس بات کا عکاس

ذکر ذیل میں درج ہے۔

- 1- گزشتہ دو دہائیوں کے دوران بہت سے ایشیائی شہروں میں متوسط طبقے کی تھیں قائم ہو چکی ہیں۔ ان تھیوں کی سرپرستی پیشہ ور افراد یا این۔ جی۔ او۔ اوز (N.G.Os) کر رہی ہیں۔ جن شہروں میں یہ تھیں مضمبوط ہیں وہاں کی حکومتیں ان سے معاملہ فہمی کرنے پر مجبور ہیں۔ منصوبہ بندی اور فصلہ سازی کے کل میں ان کی شمولیت بڑھتی جا رہی ہے۔

9. ایشیائی شہروں کی ترقی، انظام اور نگداشت کے کاموں میں درجنوں ادارے سرگرم عمل ہیں اکثر صورتوں میں ان کے درمیان رابطہ کا نقدان ہے۔ مزید برآں، اکثر شہروں میں مرکزی حکومت کے مقادرات اور مقامی مقادرات میں نکراڈ کی کیفیت موجود ہے۔



تاہم ان شہروں کی کیس اسٹریز کی روپورٹوں میں بعض بشت تبدیلیاں اور رحمات بھی نظر آتے ہیں جو اتوڑنا ہو چکے ہیں یا ہو رہے ہیں۔ ان میں سے بعض بشت تبدیلیوں کا

تعارف: ایشیاء کے شہروں میں تقریباً 1.5 ارب لوگ رہتے ہیں۔ یہ تعداد دنیا کی آبادی کا چوتھا حصہ اور اسکی شہری آبادی کے نصف کے مقاوی کم آمدی والے طبقے کے معیارزندگی کو بھی بہتر بنا لایا گیا ہے۔

براعظ ایشیاء بھر میں بڑے شہروں کی تعداد میں بھی روزافزوں اضافہ ہو رہا ہے اور اس سلطے میں بھی مقامی حکومتوں اور شہری انتظامی کی اہم مثالیں ملتی ہیں۔ دنیا بھر میں موجود "لین شہروں" (دس لاکھ سے زیادہ آبادی والے شہروں کی تعداد) کی نصف تعداد ایشیاء میں واقع ہے اور دنیا کے میکا شیرز (ایک کروڑ سے زیادہ آبادی والے شہروں) کی نصف سے زیادہ تعداد بھی ایشیاء میں واقع ہے۔

ایک بات اور بھی ہے کہ ایشیاء کے زیادہ تر شہروں کی آبادی غربت سے دو چار ہے۔ جھونپڑ بیوں اور بھی آبادیوں میں رہنے والے ان شہروں کو نہ تو پہنچا کاپنی عاصل ہے اور نہ کاکی آب، سحت اور غلیم کی سبوتیں حاصل ہیں۔

چنانچہ ایشیائی شہروں کی حالت اس بات پر یہاں اشارہ کرنا کوئی کامیابی نہیں۔

آبائی شہری غربت کا خاتر کر پائیتے اور آیا میں الاؤائی ترقیاتی تارکت کو ملائیں میں ڈیپلینٹ کو کمل کیا جائے گیا۔ (1) لیکن ایشیاء نے ان مسائل کو حل کرنے کے نت نے اپنے اقماں متحده کے منتظر کردیں جنہیں ڈیپلینٹ گزار کے تحت آٹھ مقام (گزار) اور اخراج اپنے مقرر کئے گئے کہ دو ان اہداف کو حاصل کر چکے۔ ان اہداف کے تحت 2015 تک غربت کا بڑی حد تک خاتر کرنا ہو گا، اراضی اور بچوں کی ایامت پر اسکول، سحت، پانی اور صفائی کی سب سیں فراہم کرنا ہو گی۔ مزید برآں، کم از کم 100 میلین جو پڑیں میں رہنے والے افراد کے معیارزندگی کو بہتر بنا ہو گا۔

یا اندازہ ملک کی میٹیشیوں کے سارے مطابق کیا گیا ہے جو GNP پر ہے اور اسکے ماتحت کوئی خرید کی استعداد کو بھی مدد نظر رکھا گیا ہے۔

حیثیت حاصل ہوئی۔ (اگرچہ سول سو سالی نے اور عوایی تجھ پر ایک نافلت کی تھی)۔

ظاہر ہے کہ کراچی میں آبادی کے بڑے پیمانے پر اقل و حرکت کی وجہ سے ہے، جس سے سیاسی مسائل کی بیانی اور بیان کے سبق اپنے مدد و ممانن سے مجاہرین کی آمد اور بیان کے مستقبل باشندوں کے درمیان تصادم، پاکستانیوں اور انگریزوں کے درمیان تصادم اور شہری اور دینی مقادات کے درمیان تصادم کی محل انتشار کی۔ حالیہ برسوں میں میں الاقوامی انگلیوں کے دباو کے تحت تھے جانے والے اسٹرپول ایمیجنسٹ پوکارموں، انگریز اور تجارتی پاکندوں کے خاتمه کی وجہ سے کراچی پر اہم اثرات روپا رہے ہیں۔ حالہ بہت ساری تنقیصیں جیلیں میں بیت ہوئی سیاست اشاعت کا مقابلہ نہ کر سکتے کی وجہ سے جاہ ہو گئیں۔ اسکے علاوہ مانی، لکھنؤ آب، علاج معاملہ بھی اور اس پورٹ کے رفتاری کی شرچ میں بھی خاص اضافہ ہوں۔

اور بعد ازاں تو برطانیوی حکومت کے زمانے میں اسکو اہم انتظامی حیثیت حاصل ہوئی۔ لیکن حالیہ دایتوں میں ایک تیز رفتار ترقی کی بڑی وجہ اسکے سیاسی کردار کے مقابلوں میں نی صنعتوں اور دیگر اداروں کا قیام ہے۔ چیانگ می (Chiang Mai) سات سو سال سے بھی پہلے لاننا سلطنت کے صدر مقام کے طور پر قائم ہوا قابو اور اسکے قیام کے بعد سے اب معیشت میں بہت سی تبدیلیاں واقع ہو چکی ہیں اسکے باوجود تا حال ایک اہمیت باقی ہے اب یہ صرف ایک اہم سیاسی مرکز ہے بلکہ ثانی تھانی لینڈ کا اہم انتظامی، مالیاتی اور تجارتی مرکز بھی ہے۔

ایشیائی کی شہری آبادی کا پر احمد جو پہنچیوں اور کمی بستیوں میں رہتا ہے (نمبر 8)

بیشتر ایشیائی شہروں میں آبادی کا بڑا حصہ ناجائز (پچھی آبادی) بستیوں میں رہتا ہے جیسا کہ اسکے سامنے میں زمین اور ناکامی اور ناکامی کا انتظام، سرگرمیں، اسکوکل، بھلی اور علاج معاملے کے مرکز کا نقدان اور آبادی کے بڑے حصے کے لئے غیر معیاری رہائش گاہیں۔ اقوام تحدہ کے ارادہ و شمار کے مطابق 2000 میں ایشیاء میں 500 میلین شہریوں کے لئے پانی کا ناچار انتظام تھا اور 600 میلین سے زیادہ آبادی صفائی کی بستیوں سے محروم تھی (نمبر 7)

کیا تو پھر برآمدات کے لئے ایک اہمیت میں اضافہ ہو گیا۔ جب بریمنی کی خوبی سرحد پر زاروں اور پیر بودھت پیش کی دیا گئی تھا تو جوئی اور فونی مرکزی کی حیثیت سے کراچی کی اسٹری ایمیت بڑھنی۔

دوسرا عالمی جنگ کے دوران شرقی محاذ پر اسے

کراچی: شہر کی ترقی میں مقامی اور میں الاقوامی عناصر کے اثرات

کراچی کی ترقی 1728ء میں بعض ہندوستانیوں نے ایک بند کاہی حیثیت سے فوجی تھیں اس سے پہلے وہ جو کونسہ رگاہ کو استعمال کر رہے تھے اس میں تھی کی جسکی تجھی جاری تھیں۔ اخخاروں میں صدی میں کراچی شہزادت فریض روت کے طور پر استعمال ہوتا تھا۔ یہ تجھیہ و مذاہدوں تاں، دسط الشیاء، افریقہ اور مشرقی یورپ کے ممالک کی گز رگاہ کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا 1839ء میں برطانیہ نے اس پر بقدر کر لیا اور بیان پر اپنی نو میں اماریں اور اسلو خانہ تھا کہ ایک بھی جیسا جیاں سے رسیدن کے خلاف افغانستان میں بھمات چلانی جائیں۔ 1843ء میں برطانیہ نے اپنی ریاست کے ساتھ سندھ کا الحاق کیا اور کراچی کو ایک اہم انتظامی حیثیت حاصل ہوئی۔ 1840ء میں جب کراچی کو بخوبی کے نزدیک طلاقے سے ریل کے فرائیہ جوڑ دی

جاتے ہے اور شہر کا رابط دوسرے مقامات سے قائم ہو جاتا ہے جسکی وجہ سے اس شہر کی اہمیت دوسرے مقامات کے مقابلے میں بڑھ جاتی ہے کیونکہ دوسرے مقامات پر اس تکمیل کی سہوں دستیاب نہیں ہوتی۔ جو شہر سیاسی اور جنگی بنیادوں پر قائم ہوتے ہیں ان شہروں میں صنعتوں اور دیگر خدمات کے لئے سریا کاری کی طبلہ میں اضافہ ہوتا ہے اور اسکے نتیجے میں اس شہر کا رابط میں اضافہ ہوتا ہے۔

ہندوستان کا شہر پونے (Pune) ابتداء میں تو مقامی آبادی کے فتحی مرکز کی حیثیت سے قائم ہوا۔ دوسرا بھی اسکی اسٹری ایمیت بھی تھی (یہ شہر ایک دریا کے کم بھرے علاقے میں قائم ہوا

تریڈ برآں، جب کسی شہر کی بیاندراپ جاتی ہے اور وہاں آبادی اور داروں کا ارتکاز شروع ہو جاتا ہے تو پھر ایسا ہوتا ہے کہ کوہہ شہر نہ رہے (یا پھر وہ ملک یا علاقہ تمہارے جا بے وہ شہر قائم ہوا ہو) خواہ بیان بڑے پیاسے پر سماں، معاشی اور سیاسی تبدیلیاں کوئی نہ دالت ہو۔ جب کوئی شہر قائم ہو جاتا ہے تو پھر اسکے ساتھ ساتھ معماشی و سیاسی مقادلات بھی ایسا ہو جاتے ہیں اور ان کی وجہ سے بھی مستقبل میں بھی اس کی ترقی کا عمل جاری رہتا ہے (نمبر 6)

جیسے چیز کوئی شہر پھولت پھولتا ہے س کے ساتھی اشیاء اور خدمات کی طلب بھی بڑھتے رہتی ہے، انپوش و مصلات کا

شہروں کے اندر ورنی تضادات

جیسے جیسے خی سریا کاری بڑھتی جاتی ہے شہر بھی ترقی کرتے ہیں۔ لیکن اس بات کی کوئی دنانت نہیں کہ روز انہوں آبادی اور معماشی سرگرمیوں کے نتیجے میں زمین، انفراء اسٹریکم اور مطلوبہ خدمات میں اضافہ ہو گا۔ یعنی ممکن ہے کہ شہروں میں دولت کا ارتکاز بڑھ جائے، خیلی سریا کاری میں اضافہ ہو اور باشندوں کی آمدی بھی بڑھ جائے لیکن ایسا کوئی خود کار سلسلہ عملی طور پر موجود نہیں بلکہ بیاندراپ اسٹریکم اور خدمات کے لئے درکار مالیاتی و سائل بھی حاصل ہونے لگتیں۔

پھونوم پنھ (Phnom Penh) میں اراضی کا کاروبار (Commercialization) میں اراضی کا کاروبار میں اراضی کی طلب میں تیز رفتاری سے اضافہ ہو رہا ہے اور اسکے سمجھکار، غیر ملکی کار پور شہر، میں الاقوامی ساخت مکانات کے لئے متوازن طبقے اور اعلیٰ طبقات کی بڑھتی ہوئی طلب شامل ہے۔ اسکے علاوہ پرانیوں میکڑ اچھے گل و قوع داں زمینوں کو خرید کر یا تو Develop کر رہا ہے یا پھر اس لئے خرید رہا ہے کہ وقت کے ساتھ ساتھ ان کی قیمتوں میں اضافہ کی وجہ سے منافع کی شرح میں اضافہ ہو گا۔ عموماً اس طرح کی اراضی حکومت کی ملکیت ہے لیکن سیاستدانوں، بیووہ کریم اور مقامی اور میں الاقوامی ذیو پور زکی کی بھت سے ایسیں فرد و خاتم کیا جا رہا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ کم آمدی والے طبقات کے لئے اس بات کے مواعیں تحد کم ہیں کہ وہ مرکز شہر میں مکانات کی قیمتی کی تیزی کے درپے ہے جو مرکز شہر میں رہائش پذیر ہیں کیونکہ ان علاقوں کی زمینوں کی تعداد و قیمت میں اضافہ ہو رہا ہے۔



بعض وقت استثنائی میں بھی ملتی ہیں۔ مثلاً کان کی دالے شہر پاچھوٹے شہر جو جنگلات کی وجہ سے جنم لیتے ہیں۔ جب کان کی کے وسائل ختم ہو جاتے ہیں اور جنگلات کے وسائل کم ہونے لگتے ہیں تو پھر شہرگی ناپاب ہونے لگتے ہیں۔

7. UN-Habitat (2003) Water and Sanitation in the World Cities, Local Action for Global Goals Earth Scan Publications London 214 Pages

8. UN-Habitat 2003 The Challange of Slums: Global Report on Human Settlements 2003. Earth Scan London

بستیوں "کونٹ انداز کرو جی ہیں یا پھر ناکافی سہولیات فراہم کرنی ہیں" (مثلاً کہنیں ہیں پانی کا انتظام یا بلکہ ناکافی)۔ ان حکومتی اداروں کو ناجائز بستیوں میں اس قسم کی سہولیات فراہم کرنے کی غالباً اجازت بھی نہیں ہوتی۔ ان شہروں میں جہاں چند بنیادی سہولتوں کی نیچے کاری کردی گئی ہے وہاں شاذ و نادر ہی ناجائز بستیوں میں یہ مسئلہ اتنا ہی زیادہ سمجھیا ہوگا۔ اس مسئلہ کو آبادی کا کشہ خود کی حل کرتا ہے اور وہ اس طرح کرایک ہی کرے میں بہت سے لوگ رہنے لگتے ہیں اور اس طرح رہائش میں اضافہ کیونکہ اس میں منافع کی شرح زیادہ نہیں ہے اور نیچے کاری کے معاملوں کے تحت تو ایسا کم ہی ہوتا ہے کہ ان اداروں سے اس کا مطالبہ کیا جاسکے۔

نہیں۔ حقیقت تو یہ ہے کہ آبادی کے جس بڑے حصے کی محنت پر یہ ادارے انحصار کرتے ہیں ان کے لئے رہائش کا حل ان کے پاس موجود نہیں۔ بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ جس شہر میں جتنی زیادہ نیچے سرمایہ کاری ہوگی وہاں ایک غیر موثر مقامی حکومت کی موجودگی میں یہ مسئلہ اتنا ہی زیادہ سمجھیا ہوگا۔ اس مسئلہ کو آبادی کا کشہ خود کی حل کرتا ہے اور وہ اس طرح کرایک ہی کرے میں بہت سے لوگ رہنے لگتے ہیں اور اس طرح رہائش میں اضافہ کی اضافہ کیونکہ اس میں منافع کی شرح زیادہ نہیں ہے یا پھر ان لوگوں کی تین تین نسلیں غیر قانونی بستیوں میں اور غیر قانونی حاصل کی ہوئی زمینوں پر جنہیں عام طور پر "جھوپڑی" بنا جاتے ہے رہنے لگتے ہیں۔



دوسرا سے مخفف ہیں۔ اس امر میں بھی بڑا فرق موجود ہے کہ ان میں سے کتنی بستیوں کے حالات بہتر ہوئے ہیں یا اسکے پر گلے مزید بدتر ہوئے ہیں۔ ایسے ایشیائی شہروں کی تعداد، بت کم ہے جہاں کم آمدی والے طبقے کی اکثریت کو مناسب معابر کی رہائش اور بنیادی سہولیں حاصل ہوں۔

تمام بڑے شہروں اور بیشتر چھوٹے شہری مردم کے مابین ایک اور اضافہ موجود ہے لیکن ان کی معاشری ترقی کے محکمات (اور اسکی وجہ سے شہر کے اندر واٹل ہونے والوں کی تعداد میں اضافہ) اور وہ عوامی جگہ پر ڈول افراد کی قوت کے لئے رہائش کی فراہمی ممکن ہوتی ہے۔ ایشیائی شہروں کی ترقی کا انحصار بڑی حد تک مقامی تو ہی اور میں الاقوامی منافع خوری کے اداروں کے ارکانز پر ہے جو مخصوص شہروں کے اطراف کے علاقوں کو اپنانہ دیں۔ (نمبر 9)

نتیجہ آبادی کا ارکانز عمل میں آتا ہے۔ جو کام کی تلاش میں دہانہ رہنے لگتے ہیں اور ان کے ساتھ ساتھ ان کے اہل خاندان بھی جنہیں ظاہر ہے کہ رہائش اور دیگر بنیادی ضروریات مطلوب ہوتی ہیں لیکن ان میں سے اکثر کی آمدی اتنی کم ہوتی ہے کہ وہ رہائش اور دیگر بنیادی سہولتوں کے مصارف برداشت نہیں کر سکتے۔ نیچے سرمایہ کاری جتنی زیادہ ہوگی غیر سرمایہ (تجارتی اور صنعتی مقاصد کے لئے) اور رہائشی مقاصد کے لئے مناسب و موزوں اراضی کے درمیان مقابلہ برحتا جائے گا۔ اسکے ساتھ ساتھ زیادہ آمدی والے طبقات میں مکانات اور رہائش کے لئے زمینوں کی طلب بھی بڑی جائے گی۔ کم آمدی والے شہریوں کا خواہ بطور کارہ دار ہوں یا اسکے مقابلہ کا خواہ ہشندہ ہو گا اور انہیں بدترین محل دفع کی زمینوں کی بھی جتنی زیادہ آمدی کرنی ہوگی خواہ بطور کارہ دار ہوں یا اسکے مقابلہ کی حیثیت سے آبادی کے درمیان دولت کی قیمتی شخصی غیر مادی ہوگی اور آبادی کا جتنا بڑا حصہ کم آمدی کا حمال ہو گا وہ اس لائق نہ ہو گا کہ رہائش کے مصارف برداشت کر سکے چنانچہ کم آمدی والے طبقات ایسے جگہ رہائش تلاش کریں گے جہاں بنیادی سہولتوں کا فندق ان ہو گا (عام طور پر علاقوں سے اور شہر سے دور ہوئے ہیں)، لیکن اسکے نتیجے میں انہیں روزگار کی جگہ بیرون پر پہنچنے کے لئے زیادہ وقت اور مصارف برداشت کرنے ہو گے۔ ایشیائی ممالک کے بہت سے شہروں میں مکانات یا مکانات کے لئے اراضی حاصل کرنے کے قانونی امکانات ناپید ہیں اسکے باوجود ان علاقوں میں روزگار کے موقع موجود ہیں۔

جو صنعتی اور تجارتی ادارے کر شہر اور اسکے ارگروں میں واقع ہوتے ہیں ان کے پاس ان مسائل کا کوئی حل موجود

شہری ترقی اور آبادی کو بنیادی سہولتوں فراہم کرنے کے لئے اتنا ہے۔ مثلاً اچھا پبلک ٹرانسپورٹ کا نظام قائم کی جائے۔ مکانات کے لئے اراضی کی قیمتوں کو کم کرنے کے اقدامات کے جانش، بنیادی سہولتوں کے مصارف تم کیے جائیں، زمین خریدنے اور مکانات تعمیر کرنے کے لئے مالی امداد فراہم کی جائے اور کچھ آبادیوں میں رہنے والوں اور ان زمینوں کے مالکان کے مابین افہام و تفہیم پیدا کی جائے۔ لیکن اب یہ بات عام طور پر تسلیم کی جا چکی ہے کہ تمام ممالک عالمی معیشت کے اندر رہنے ہوئے کچھ نہ کچھ فائدہ اٹھائیں اور یہ اسی وقت ملکن سے جبکہ محاسن کا کوئی دلچسپی نہیں ہوتا۔ اگر، شہری حکومتیں (یا کیوٹھیر) اراضی حاصل بھی کر لیں تو عموماً انہیں اراضی بازار کے محاوا (Market Rate) پر خریدنا پڑی ہے لیکن طور پر کچھ طاقت ور مفادات (جگز میں کے کاروبار میں ناٹھ ہیں) اس طرح کی حکومتی مخالفت کی نتیجے میں مخالفت کرتے ہیں اور وہ نہیں چاہتے کہ اس مخالفت کے نتیجے میں ان کے منافع میں کمی ہو۔ علاوہ ازیں تمام ترقی یافت ایشیائی شہروں میں اس امر پر زبردست و باداً موجود ہے کہ مرکز شہر سے کم آمدی والے طبقے کو بیرون کی مجاہے کوونکہ تجارتی اور مالی امدادات ان علاقوں میں افغان اسٹرچ جنگ کو ترقی دینا چاہتے ہیں یا پھر ان علاقوں کو ترقی دے کر مزید منافع کرنا چاہتے ہیں۔

جب جہاں تک بنیادی سہولتوں کو فروغ دینے کا تعلق ہے تو بعض مقامی حکومتوں پر ذمہ داری ہے کہ وہ پالی، سخت و صفائی، نکاحی آب، کوڑے کرکٹ کی صفائی، ٹائم، علاج، محابط صحت کے مرکز اور بھلی فراہم کریں۔ عام طور پر حکومتیں "ناجائز" میں کی جا سکتے ہے بلکہ اس کے بر عکس ان میں اضافہ ہی ہوتا ہے۔ (نمبر 10)



سیاہ تبدیلی عام طور پر شہری ترقی بر مست طور سے اٹھا ہوئی ہے اور شاید ان تبدیلیوں کا ایشیائی شہروں پر زبردست اثر ہو ہے۔ جب یہ مالک نہ آبادی کی حکومتوں کے ذہنی میں اصلاحات لائی جائیں اور حکومتی ذہنیوں میں خاصی توسعہ جوئی (اسکے نتیجے میں شہری آبادیوں میں بھی اضافہ ہو) لیکن اب اکثر ایشیائی ممالک میں معافی تبدیلی شہری ترقی پر زیادہ اثر انداز ہو رہی ہے۔

اس کا یہ مطلب ہے کہ بازار کی تو تم ان تقاضاً کو حل کرنے میں کلیدی روں ان جامنیں دے سکتے ہیں۔ آگے اس نقطہ پر بحث کی جائے گی۔

شہروں کے مسائل کو کون حل کر سکتا ہے۔

عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ حکومتیں ان مسائل کو حل کر لیں گیں اس کے لئے حکومتوں کو اپنے ضوابط تو انہیں، طریقہ کار اور سرمایہ کاری میں تبدیلی کرنے پڑی ہے بعض شہروں میں تو حکومتوں اس طبقے میں خاصی کامیابی ہوئی ہیں۔ مثلاً اسے براور است اور بالواسطہ اقدامات کے نئے نیکی وہ سے زمین کی رسد میں اضافہ ہوا اور ان زمینوں کی قیمتیں میں کمی ہوئی جن سے کم آمدی والے طبقات کو فائدہ پہنچا۔ جیسا کہ تم آگے پڑ کر اس مسئلہ کا فصیل افراست پر کار و دریگ بندیا دی سہلوں کی تعمیر میں موکر سرمایہ کاری کی کمی (اسکے نتیجے میں زمین کی رسد میں اضافہ اور اسکی قیمت میں کمی ہوئی)۔ اس کے علاوہ مکانات کے ایسے ذیروں اور وضع کے گئے اور طریقہ تعمیر اپنایا گیا جسکی وجہ سے کم آمدی والے طبقے کو فائدہ پہنچا۔ لیکن بہت سے ایشیائی شہروں میں ایسا نہیں کیا گیا اس پر یہ میں اس بات کا تجھے کیا گیا ہے کہ مارکیٹ فورمز کے درمیان کوئی تضاد موجود ہیں جو شہری ترقی کا باعث تو ہیں (اور جسکی وجہ سے آبادی کا ارتکاز عمل میں آتا ہے) لیکن اس سے نہ تو اس آبادی کی ضروریات پوری ہوئی ہیں اور نہ انہیں ہاؤسگ، افراست پر کار و دریگ سہلوں کی سرمایہ ہماری ہیں۔

ایک لحاظ سے مارکیٹ بھی اس کا کچھ نکچھ حل فراہم کرتی ہے کیونکہ تیقت تو یہ سے کم آمدی والے طبقے بھی کسی کمی کی رہائش اور کسی شد کمی کو تسلیں حاصل کر لیتے ہیں لیکن عموماً یہ رہائش اور سہلوں غیر معیاری ہوئی ہیں بلکہ وجہ سے یہ بقدر کمی کی موت اور ختف امراض کا شکار ہو جاتا ہے۔ پیشہ مکانات میں گنجائش سے بہت زیادہ لوگ رہتے ہیں، یہ زمینیں غریر قانونی طور پر آباد کی جاتی ہیں اس لئے بہت سے خلی کا خطروں لا حق رہتا ہے اور اس کے علاوہ انہیں دیگر بنداری سہلوں بھی حاصل نہیں ہوئیں۔ عام طور پر یہ زمینیں خطرناک بھی ہوتی ہیں (مثلاً سیالاب، تودے گرنے کے واقعات اور بیلوے نریک وغیرہ)

خلاً پونا (Pune) میں شہر کے مرکز میں جھوپڑا

پیشوں میں رہنے والی آبادی کوہاں سے ہٹا کر شہر سے دور بسانے کا ایک وسیع پروگرام بنایا گیا۔ پہ پوجکت اس لحاظ سے جائز تھا کہ اسکی وجہ سے پیاس کی ایک نہر میں آؤ دی ہو جہری تھی۔ لیکن اس آلوگی کو با آسامی اس طرح بھی کشندول کیا جا سکتا تھا کہ اسکی نکاحی کا انظام کیا جاتا۔ اسکے بعد سکن اخلاقوں کی وجہ سے زمین کی عمارتیں خدا بلکہ حکومت کا روپیہ اور اسکے ساتھ ساتھ ریتل اشیت کا روپیہ دونوں غریب دشمن تھے کیونکہ اس طرح انہیں قیمتی ارضی حصہ حاصل ہو جاتی۔ جیسا کہ تم آگے پڑ کر اس مسئلہ کا فصیل جائزہ لیکے پڑے پہنچانے پر اخلاکی کاروائیاں ایشیائی شہروں میں عام ہیں۔ اکثر اوقات تو یہ اخلاکی عوای مفاد "میں یا" قوی مفاد "میں کیا جاتا ہے جبکہ اسی سے اصل فائدہ تو دلتند اور طاقت ور طبقے کو پہنچتا ہے جبکہ اسکی قیمت غریب طبقے کو ادا کرنی پڑتی ہے جسے اسکے گھروں اور دروزگار کے ذرائع سے بیدل کر دیا جاتا ہے۔

بعض اوقات تو ڈیوپرز اور حکمران طبقہ بھی تاریخی درٹے کو اہمیت نہیں دیتا اور نہ ان کا تحفظ ضروری سمجھتا ہے۔ ایک مشال حال ہی میں یہ بگ میں تھی ہے جہاں مرکزی شہر کے تاریخی رہائش علاقے کو تیرنے کا نام پر نقصان پہنچا گیا۔ اسکے ساتھ ساتھ ایسا بھی ہوتا ہے کہ شہر کے تاریخی درٹے کے تحفظ کے نام پر خل غریبی کو بیدل کرنا ہو چکو ہوتا ہے۔

شہروں کا حکومتی نظام ایسا ہوتا چاہیے کہ ان مسئلہ کو حل کیا جائے اور کوئی ایسا مقابلہ راستہ تھا کہ تلاش کیا جائے جو سب کے مفاد میں ہو۔ ان مسئلہ کو حل کرتے وقت کم آمدی والے نمائندگی وی جائی چاہیے۔



مفاد عامہ Public Goods

بچے جیسے شہر پھیلتے جاتے ہیں یعنی صنعتی اور اورول، تنفسی اور اورول اور آبادی کا ارتکاز ایک جگہ پڑھتا جاتا ہے۔ دیے ویسے عوای اتناوں کو تحفظ دینے کی ضرورت فوری طور پر پڑھتے تھتے ہے۔ اس میں عوای مرکزی احوالیات کی کوئی (مثلاً آلوگی کو کشندول کرنا) اسکے اندرونی رکورہ عمارتوں اور قدرتی ورثے کا تحفظ شامل ہے (بہت سے ایشیائی شہر تاریخی درٹے سے مالا مال ہیں) ان علاقوں کی ازسرنو تقریر جہاں لوگوں کی آباد کاری جو دہاں رہے ہوں، بعض اوقات ضروری ہوتا ہے کیونکہ یہ چیز "عوام کے مفاد" میں ہوئی ہے خاص طور پر اسی صورت میں کہ حکومت ان علاقوں کو جھوپڑپیشوں (Slums) میں شمار کرتی ہو۔ لیکن ایسا شاذ نادر ہی ہوتا ہے کہ ان لوگوں کے "مفادات" کا خیال کیا گیا ہو جن کا وہاں سے انفلکر ویا جاتا ہے۔ یہ بات یقین کے ساتھ ہیں کہ جاسکتی کہ مدد و آمدی والے طبقے کے مفاد کا تحفظ سماں طور پر مشکل نہیں ہوگا۔ خاص طور پر مرکزی علاقوں میں واحی جھوپڑپیشوں میں رہنے والے کم آمدی والے طبقے کو تحفظ دینا مشکل ہے جنہیں حکومت اور ڈیوپرز وہاں سے بنا کر ازسرنو تقریر اتی کام شروع کرنا چاہتے ہیں۔



یہاں اسٹریٹی کے بعض شہروں میں رہائش کے حالات

پونے (Pune) پونے اگرچہ ہندوستان کا ایک محاذی طور پر ترقی یافتہ شہر ہے اس کے پاو بجور ایک آبادی کا ترقی یا 40 فیصد حصہ پانچ سو سے زیادہ غیر قانونی بستیوں میں رہتا ہے۔ یہ بستیاں زیادہ تر سیلابی علاقے ہیں کہری ڈھولاں پار ٹولے لائیں کے قریب بکھری ٹولے لائیں میں واگریے علاقوں میں واقع ہے جہاں فریلنگ تک موجود ہیں۔ چنانچہ اسکی انتہی اسی ترقی میں ہوئی تھیں 1951ء میں جنہیں بھر کی میں بھر کی سالت میں جہا آبادی کی ترقی جو 2001ء میں پڑھ کر 39 فیصد ہوئی۔

مشن لوپا یہ سیڑھوں ایک پھردہ پھردی جیسے ہے اسی پھردی کی آبادی کا 2/5 حصہ غیر قانونی بستیوں میں رہتا ہے 1997ء میں ایک 124 بستیاں تھیں اور ہر ہر سیٹی میں میں سے تین ایک ہزار تک مکانات تھے۔ ان میں سے زیادہ تر بستیاں غیر قانونی پرسانہ کی تھیں اور ہزاروں کی تعداد میں لوک رہنے والوں کا آس پاس رہ رہے ہیں۔ اگرچہ بہت سی بستیوں کے تکنون نے پر اجنبی سرو مرکز کے لوگوں، مالکان اسٹریٹ ایکٹیوں سے معاملات میں کر کے اپنے لئے کوئی بھتیں حاصل کی ہیں خلاپانی کے تکمیرے کوئی ہونے گئے ہیں۔ یہ کوئی یادا نہیں کیا تو انکی گورنمنٹ کے تعاون سے یا پھر سیاستدانوں کی مدد سے قیری کئے گئے ہیں۔

کراچی کراچی کے نصف سے زیادہ مکانات غیر قانونی (مکی آبادیوں) میں واقع ہیں اور ان میں غایباں رہنے والے افراد اور سیاحوں کے مطابق ہر سال تقریباً 80,000 مکانات کی ضرورت ہوتی ہے۔ قانونی طور پر اسکا ایک تھاں سے بھی کم حصہ فراہم کیا جاتا ہے اس لئے باقی شرکتی میں بستیوں کے ذریعہ یا پھر اندر وہ شہر ہر یہ غیر قانونی تحریکات کے ذریعہ پر کیا جاتا ہے۔ مثلاً، غیر قانونی طور پر بیٹھی اسٹریٹوں کی تحریک (تام) پیکار و یارانہ تھکم ہو چکا ہے کہاں غیر قانونی بستیوں میں معیاری گھریتی تحریک کے جا ہے ہیں اور حکومت اسی بستیوں کے لئے خارج ہے اس کے تقریباً ستر سو میٹر سے کوئی تحریک ویجا ہے۔

چانگنائی ہیاں تقریباً ستر غریب شہری بستیاں ہیں جن میں چار لاکھ افراد رہتے ہیں۔ ابتداء میں تو یہ بستیاں زیادہ رخاخاں ہوں گے اور گرد قائم کی گئیں (خانقاہوں کی اجازت سے) لیکن وقت کثیر نے کے ساتھ ساتھ مزید بستیاں یا تو سرکاری زمینوں پر باہم خانقاہوں کی مزید کوئی بستیوں پر مہماں اور شہر کے کنارے آباد ہو گئی ہیں۔

پھولوہم ہر 2003ء میں 569 شہری بستیاں تھیں جن میں تقریباً 62,249 مکانات تھے۔ 2003ء میں تقریباً 12% مکانات کا اندر گل میں آیا۔ اسکے علاوہ ترقیاتی مسحوبوں کے نیجے میں جریء 28 فیصد انداخ کا خطروں پر ہوا ہو گیا۔ زمینوں کا اور یا تو کر تے والے ملکارے غریبوں کی روزانہ کوئی تحریک اور پیشہ ہے یہیں۔ (11)

بکھنے میں مدد ملے گی کہ کس طرح شہری تینیں غریب دوست ترقی پر اثر انداز ہو سکتی ہیں اور غریب زمین ترقی کے رجحان کو روک سکتی ہیں۔ تینیں نہ صرف حکومت پر بلکہ عموم و مٹمن مارکیٹ کی طاقتلوں کو بھی کنڑول کر سکتی ہیں۔ ہم نے اس بات کا بھی جائزہ لیا ہے کہ تینیں الاقوامی امدادی ایجنسیاں اور ترقیاتی بجک کس طرح گلوبل تبدیلیوں (خاص طور پر گلوبالائزیشن) کوغل میں لانے اور شہری علاقوں میں غربت کی قطع کو کم کرنے میں مہم کروار انجام دے سکتے ہیں۔

ذیل میں ہم بتائیں گے کہ حکومتیں اس مسئلہ کو کس طرح حل کر رہی ہیں۔

اس مقصد کے لئے ہم نے چینگ، چیا گنگ مانی، ہنونی، کراچی، منش نوپا، پونے، پچنونوم، بخہار سر ایسا کی مٹالیں لی ہیں۔ ہم نے خاص طور پر اس بات کا مطالعہ کیا ہے کہ مٹی گورنمنٹ، سول سوسائٹی اور تینیں الاقوامی ایجنسیاں کس طرح اتنی استعدادیں کروں اور مصارف برداشت کریں جیسا کہ پچنونوم، بخہار کراچی کی مٹالوں سے ظاہر ہے۔

غیرہی مارکیٹ نے طبقہ کو "رباٹش" کا حل فراہم کیا ہے جس میں نصف زمین بلکہ مکانات تعمیری سازوں سماں، ہنپورٹ کے اندر جسکی آبادی 217، 12، 217 ہے۔ آبادی کا بڑا حصہ گارمنٹ ائٹھری میں یا حکومت کی اجنبیوں میں کام کر کے معاش کرتا ہے۔ اس علاقے میں زیادہ تر تین تا پانچ منزلہ اپارٹمنٹ بنا کر ہیں۔ یہ اپارٹمنٹ آج سے تیس چالیس سال قبیلہ کے لئے تھے اور اب یہ خذ حال ہیں۔ یہ اپارٹمنٹ جو گھنی ہیں (18-16 مرلین میٹر) اور اکثر اپارٹمنٹوں میں تو تین تین نسلیں رہتی ہیں۔ بعض کا توزیع اُن کبھی اتنا تاں ہے کہ انہیں نئے سرے سے تعمیر نہیں کی جاسکتا۔ اکثر اپارٹمنٹوں میں تو احمدروہ، پانی اور نائلک مشترک طور پر استعمال ہوتے ہیں۔ بعض عمارتوں کی دیواریں اور فرش توٹ پھوٹ گئے ہیں۔ یہاں 3200 اپارٹمنٹ میں جن میں سے 400 مالکانہ حقوق کے کائنات حاصل کر لئے ہیں۔ لیکن اس کا طریقہ کار استدراست ہے کہ باقی لوگوں کو ایسینیں کئے جو حق ملکیتی بھی یا نہیں۔

زمین کی کمی کی وجہ سے اپارٹمنٹ تعمیر نہیں کئے جاسکتے اور یہ بات بھی بحث ہے کہ موجودہ بالا کوں کا واس سر نو تعمیر کیا جائے یا نہیں۔ یہ بات بھی ہے کہ بہت سارے لوگوں کو اس بات کی بھی لگر کے کہ آبادہ اس کے مصارف برداشت بھی کر پا سکتے ہیں۔ اسے علاوہ جو لوگ گراؤنڈ فلور پر رہتے ہیں اور اپنے رہائشی رقبے میں اضافہ کر لے گئے ہیں جو ہمیں چاہتے ہیں کہ ان بالا کوں کی نئے سرے سے تعمیر کی جائے۔



غريب کس طرح رہائی سہوںی حاصل کرتے ہیں
جن شہروں کی کس ائٹھی کی گئی ہے اس سے یہ تجھے لکھا ہے کہ بہت سے ایشیائی شہروں میں کم آمدی والے طبقے کی تکریب قانونی طور پر مکانات خریدنے کی استعداد نہیں رکھتی۔ اور اسی لئے اس کو اپنی رہائش کے لئے غیر منظور شدہ بستیوں میں رہائش تلاش کریں چاہی ہے (یعنی دوسرے گھر کو بھی یا اپنے گھر کو بھی ایک کردہ زیادہ ہے اور جو بیس ائٹھی میں سب سے بڑا شہر ہے اور یہ سے زیادہ سے مکانات پر کم بستیوں یا غیر قانونی بستیوں میں واقع ہیں۔ پونے، منش نوپا اور چیا گنگ مانی میں آبادی کا 2/5 حصہ غیر قانونی بستیوں میں آباد ہے۔ بجگ میں مارکیٹ کی وجہ سے نہیں بلکہ خود حکومت کا نظام ایسا ہے کہ آبادی کا بڑا حصہ قانونی طور پر رہائش حاصل نہیں کر سکتا۔ لفڑیا 38 لاکھ باشندے ہوں جو رہنے والیں ہیں "ندو گھر خریدتے ہیں اور نہیں کر سکتے ہیں۔



تمام ہی بڑے شہروں میں رہی یکٹر کے ڈیوبزر، سیاستدانوں اور یورڈ کریکی کے درمیان گہرائی کو جوڑے ہے جو زمینوں کے ترقیاتی منصوبوں سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھنے کی کوشش کرتے ہیں اور ہر ایسی لینڈ پالیسی کی خلافت کرتے ہیں جس سے کم آمدی والے طبقے کو فائدہ پہنچے۔ یہ



اس معاملہ میں اثر انداز ہوئی ہیں جہاں تک مٹی گورنمنٹ کا حل ہے تو ان کا مفاد اس بات میں ہے کہ ان کے طریقہ کار میں تبدیلی پیدا کی جائے۔ اس تبدیلی کا انحصار بھی تو یہ حکومتوں کی جانب سے کئے جانے والے اقدامات پر ہوگا۔ مثلاً اختیارات کی تعمیر (Decentralization) اور گلوبل گورنمنٹ میں کی کی تکریب اسٹرکچر کی تعمیر میں ناکام رہتی ہے اس لئے زمین کی قیمت اور بھی بڑھ جاتی ہے جسکے نتیجے میں لوگ غیر قانونی مارکیٹ کی طرف رجوع کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ لیکن جیسا کہ ہم آگے چل کر بتائیں گے حکومت انفارمل سینکڑوں کو بھی بہتر بنا سکتی ہے وہ اس طرح کہ بہتر کوئی کے گھر تعمیر کرے اور دہاں بنیادی سہولیں فراہم کی جائیں اور کم آمدی والے طبقے کو قانونی رہائش اور سروسری سہولیں حاصل کرنے میں مددی ہے۔ اس خدمت میں شہری تینیوں (خاص طور پر غریب شہریوں کی تینیوں کو) کو اس بات کی سہولت فراہم کرنی ہو گی کہ وہ اپنے مسئلہ کا قانونی حل تلاش کریں بلکہ حکومت کی شراکت سے اس کا حل تلاش کریں۔

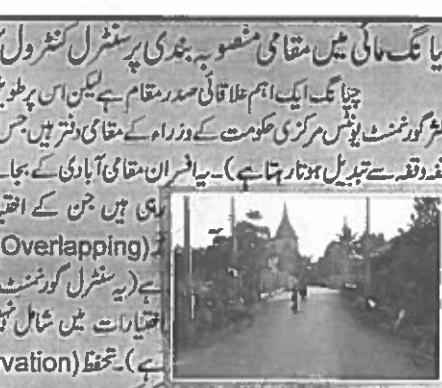
جیسے جیسے انفارم مارکیٹ کی اہمیت بڑھ جاتی ہے، ان کی جانب سے فراہم کردہ زمینوں کی قیمت بھی بڑھتی ہے جسکی بہت تجارتی کم آمدی والاطبقہ بھی اپنے لئے رہائش حاصل نہیں کر سکتے۔ مثلاً کراچی میں 1980 کی دہائی میں کم آمدی والے طبقے کو بھی زمین میں جایا کرکی تھی اور حکومت کی جانب سے سروسری اسٹرکچر کی تعمیر کے نتیجے میں قیمتی بھی کم ہوئی تھیں لیکن اب بھی بستیوں اور غیر قانونی بستیوں میں بھی زمین کی قیمت میں استعداد اضافہ ہو چکا ہے کہ اب کم آمدی والاطبقہ بہاں رہنے لئے زمین نہیں خرید سکتا۔

بجھنیں فارم سٹم کے تحت ہاؤسنگ، افریانٹر پکٹر اور سروسری کی سہولیں حاصل نہیں ہیں اور اس کے ساتھ بھی بھاجنا ہو گا کہ مٹی گورنمنٹ کے ساتھ ان کے تعلقات کس نوعیت کے ہیں۔ گرختہ دو بھائیوں سے ایسا ہے میں شہری ترقی کے بعض اہم ترین رجحانات نظر آتے ہیں ایک تو یہ کہ غریب شہری تینیوں و جو دوسریں آئی ہیں اور یہ مقامی حکومتوں پر روز افراد طور پر اثر انداز ہو رہی ہیں اور جہاں جہاں سیاسی حالات موافق ہوتے ہیں دہاں یہ تینیں لوگوں گورنمنٹ کے ساتھ مل کر اس بات کی کوشش کرتی ہیں کہ رہائش گاہوں کی قیمت کم ہو، مکانات کی سپاٹی میں اضافہ ہو، افریانٹر پکٹر کی تعمیرات کل میں آئے اور قانونی طور پر مکانات کی قیمت ان کے استعداد کے مطابق ہو۔ ہم نے جن آٹھ شہروں کا مطالعہ کیا ہے اس سے اس بات کو

غیر قانونی بستیوں کی تعداد میں تیز رفتاری سے اضافہ ہوا ہے جکہ مقابله کرنے میں حکومت ناکام رہی ہے۔

ایک اور بات جو ان شہروں کی کیس اسٹڈیز سے ظاہر ہے وہ یہ ہے کہ غیر موقوٰ لینڈ پارچ کے نتیجے میں شہر کی منصوبہ بنی دی کے بغیر پھیلے چاہرے ہیں اور اسکی وجہ سے زمین کا غیر قانونی ڈیپلٹ اور غیر قانونی تنصیت کے اکی وجہ سے شہر کے باہر کشادوں پر خیز سبیان خودار ہوئی ہیں جن کی آبادی اتنی کم ہوئی ہے کہ ان کے لئے افریقا سپرچ پر گرام کے تعاون سے) تب بھی

جبکہ افریقا سپرچ کی تغیر کے نتیجے میں بے گھر ہونے والے افراد کو سبایا جا سکتا ہے۔ منشن لوپا میں بھی ایسی سرکاری زمینیں موجود ہیں ان کا کل وقوع بھی اچھا ہے جہاں لوگوں کو سبایا جا سکتا ہے۔ لیکن حکومت کی ایجننسیاں ان زمینیوں کی بوری مارکیٹ و پیلو حاصل کرنا چاہتی ہیں جکہ وجہ سے زمین کی مخفیت کے لئے یا اپنے افریقا سپرچ کے لئے مخفیت کی گئی ہیں۔ اسکے علاوہ بھی سرکاری زمینیوں اور سرکاری عمارتوں کو ان کی مارکیٹ کی قیمت سے لمپ پر فروخت کر دیا جاتا ہے یا کام سیاستدانوں کی سرپرستی میں انعام دیا جاتا ہے۔ اور ڈیپلٹز ان کے ساتھ ملکر اپنا کاروبار "چلاتے ہیں۔ پونے میں عرصے سے یہ طریقہ چاہا رہا ہے کہ جزو زمینیں کم آمدی والے طبقے کے لئے یا عمومی سہولیات کے لئے مخفیت کی کمی ہیں اُنہیں دوبارہ ڈیپلٹز کی الٹ کردیا جاتا ہے۔ یونے اور کراچی، دواؤں یا شہروں میں آبی گھوڑے سے ڈیپلٹز خدمتی تو انہیں اور تو اعادہ و ضوابط کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔ اشیاء کے دیگر شہروں کی طرح کراچی میں بھی غیر قانونی طریقہ پر زمینیوں پر ترقیاتی کام کے جاتے ہیں۔ یہ کام سرکاری زمینیوں پر کیا جاتا ہے اور دلالوں کے ذریعے یہ کام انجام پاتا ہے۔ مناجم میں دلالوں کے ساتھ ساتھ سرکاری افریان، مقامی پولیس اشیش کا عمل اور مقامی سیاستدان شریک ہوتے ہیں۔



چیا نگ مالی میں مقامی مشروبے بخوبی پر سفرل گنڈول کا مستقل

چیا نگ ایک اہم علاقائی صدر مقام ہے لیکن اس پر بولی عرصے سے سفرل گونٹ کے افسران کی حکومت ہے۔ اس کے اندر گونٹ پوس مركزی حکومت کے وزراء کے مقامی رفتہ ہیں جس کا عمل غیر مخصوصہ بنی دی کے مطابق گونٹ کے بجائے سفرل گونٹ کے ایجادی آبادی کے بجائے سفرل گونٹ کو جو باہدہ ہیں۔ اسکے علاوہ دیگر ایجننسیاں بھی کام کر رہی ہیں جن کے اختیارات کا دائرہ واحد نہیں ہے اور اسکی وجہ سے اتفاقیات کو گھٹپھٹ کرے جو جانکاری اس پر اپنے سامنے آتی ہے۔ اس کے لئے سفرل گونٹ کی تجھیں بخوبی تو سفرل گونٹ کی وجہ سے دسداری نہیں ہے (یہ سفرل گونٹ کی اولادی ہے) شہر کی منصوبہ بنی دی بھی لوکل گونٹ کے اختیارات میں شامل نہیں (یہ منصوبہ بنی دی پنچاک کے وزارت داخلہ کا ایک گلہ کرتا ہے)۔ حفاظت (Conservation) یہ چیا نگ مالی کے لئے خاص طور پر انتہیت رکھتا ہے کیونکہ یہاں بہت سے تاریخی اور ثقافتی اماں میں موجود ہیں جو حفاظت کے لئے بڑی اہمیت رکھتے ہیں۔ اور بڑی بڑی سڑکوں کی تجھیں بخوبی تو سفرل گونٹ کی اولادی ہے۔ ۲۰۰۴ء کے ۲۰۰۳ء کے دوران چند اہم میانی تبدیلیاں ہیں جن کے مطابق گونٹ کے جو بستیوں کو جو بستی کے لئے تبدیل کرنے کا اعلان کیا ہے۔ اس پر اس کے لئے ایک اعلانیہ میں بھی ایک میانی تبدیلی کیا ہے۔ ایک بارہ اسٹاف میں اتنا بھروسہ ہے کہ اس کے لئے ڈیپلٹز اور سفرل گونٹ کے بھروسے ہیں۔

اسکی وجہ سے زرعی زمینیوں کا غیر ضروری طور پر نقصان ہوتا ہے۔ یا پھر ان زمینیوں کا بھی نقصان ہوتا ہے جن کا حفاظت ماحولیات اور ثقافتی نظرے نظر سے ضروری ہے۔ اسکی وجہ سے شہر سے دور اور اپنے روزگار سے دور رہنے والوں کی تعداد بھی بڑھی جاتی ہے اور وجہ یہ ہوتی ہے کہ یا تو اُنہیں وہاں سبایا جاتا ہے یا پھر وہاں علاقے میں رہنے کے استعداد رکھتے ہیں۔ سُٹھال کے طور پر بھیج گئیں یہ بات عام ہے کہ کم آمدی والا طبقہ اپنے کام سے دوچھنے کی مسافت پر رہتا ہے۔ یہاں چونکہ لینڈ پارچ کی تنصیت کا نظام بہتر نہیں ہوتا اس لئے متوسط طبقہ یا اعلیٰ طبقہ علاقوں میں رہنا نہیں چاہتا۔ جسیے جیسے شہر پھیلتے جاتے ہیں یہ علاقے بھی جو پہلے شہر سے دور رکھتے جاتے تھے اور غیر بطبکی بستیاں کبلاتے تھے اب اعلیٰ طبقہ کی نظر کا مرکز بننے لگتے ہیں اور اُنہیں کمرشل ترقی دینے کے لئے وہاں کے بنے والے غریبوں کو دوبارہ شہر سے باہر کر دیا جاتا ہے۔

ماکان اراضی کو مارکیٹ ریٹ کے مطابق معاملہ مکتملا ہے۔

ہنوئی میں ناقص معیار کے مکانات پاشی کا درجہ ہے۔ لیکن حکومت کے فذ نے سے مرکزی منصوبہ بنی دی کے تحت تغیر کئے گئے تھے اور ان مزدوروں اور طالبوں میں کوalaٹ کے لئے جو پلانٹوں میں یا حکومت کی ایجننسیوں میں کام کرتے تھے۔ ان پالٹوں کے ذریعہ اس بات کا لیفٹنگ کیا جاتا ہے کہ کس کے طور پر چھٹے دیئے گئے ہوئے۔ اسکے ساتھ میں وہاں رہتے ہیں۔ ان مکانات کی کر تے ہیں جن کے ملزمان میں وہاں رہتے ہیں۔ اسکے علاوہ کوچھ بھائیوں کی بھروسے ہوئے کہ کرایم ہے۔ (مشال کے طور پر بھائیوں کی بھروسے ہوئے کہ ان بلاکوں کی مکبداشت کی ذمہ داری فراہمی جو عموناً کنوؤں سے حاصل کیا جاتا ہے۔ اور یہ سہولت یا سیاستدانوں اور لوکل گونٹ کے تعاون سے حاصل کی جاتی ہے۔ بعض بچی بستیوں میں بھی ایک طرح کے تو اعادہ و ضوابط نظر آتے ہیں۔ بہت سی بچی بستیوں میں یہاں کے لوگوں کو چند ایک بیماری سے بولیں۔ بھی حاصل ہو گئی ہیں مثلاً پانی کی فراہمی جو عموناً کنوؤں سے حاصل کیا جاتا ہے۔ اور یہ سہولت کرنے میں بھی کامیاب ہو گئی ہیں۔ اب بہت سی غریب شہری بستیوں کو اس بات کا بھی اندازہ ہو گیا ہے کہ پرانیویں سیکھ، ماکان اراضی اور دیگر اب اب اختیار کے طرح سوچتیں حاصل کی جائیں اور اپنے اطراف و آنکاف کے علاقے کو ترقی دیجائے۔

اسکے علاوہ حکومتوں کے لئے یہ امر نبہا آسان ہے کہ وہ اپنی معاشری پالیسیوں کو تبدیل کرے جن کا تعلق مارکیٹ کے نظام سے ہے۔ بستی اس کو وہ زمین کی میجنت کے قوانین کو تبدیل کرے یا اس کے لئے اور اسے قائم کرے تا کہ ان کی مدد سے غریب طبقے کو مکانات کے لئے زمین فراہم ہو۔ لیکن بیچگے اور ہنونی میں معاشی اصلاحات کا زیادہ اثر پڑا ہے۔ ان اصلاحات کے تحت مرکزی منصوبہ بنی دی کے مقابلے میں مارکیٹ فورمز کی میکیت پر زیادہ پھر و سکیا گیا ہے۔ اگرچہ کہاب گھی ہاؤسگ اور زمین کے الامہت میں ریاستی پالیسیوں کو زیادہ اہمیت حاصل ہے اور ان پالیسیوں کو مارکیٹ کی میکیت کے مطابق تبدیل کرنا مشکل محسوس ہوتا ہے۔ مثلاً ہنونی میں، حکومت کی کوشش کے کریم کی میکیت کو کہتر بنا لیا جائے اور غریب طبقہ کو رہا شکل و سہولت حاصل کرنے میں مدد دی جائے جو ان کی استعداد کے مطابق ہو۔ پھر فومن و خٹ میں ازاد مارکیٹ کی میکیت اور معافی کامیابیوں کے نتیجے میں غیر کی اور

صورت حال ایسے شہروں میں بھی موجود ہیں جہاں زیادہ تر زمینیں سرکاری ہیں۔ مثلاً کراچی کو کچھ بھی جہاں ان عناصر کا گھوڑہ نہ صرف خالی زمینیوں پر تقدیم کریں گے بلکہ اسی زمینیوں کو بھی اسکے علاوہ بھی اچھا جا سکتا ہے۔

ہبھیانا پاہتا ہے جو تقریبی مقاصد کے لئے یا فلاحتی مقاصد کے لئے یا پھر افریقا سپرچ کے لئے مخفیت کی گئی ہیں۔ اسکے علاوہ بھی سرکاری زمینیوں اور سرکاری عمارتوں کو ان کی مارکیٹ کی قیمت سے لمپ پر فروخت کر دیا جاتا ہے یا کام سیاستدانوں کی سرپرستی میں انعام دیا جاتا ہے۔ اور ڈیپلٹز ان کے ساتھ ملکر اپنا کاروبار "چلاتے ہیں۔ پونے میں عرصے سے یہ طریقہ چاہا رہا

حکومت کا نظام اور اختیارات کی تقسیم

اس سے لمبے ہم یہ بیکھیں کہ حکومت رہائش کے

مسئلہ کو حل کرنے کے لئے کس قسم کے اقدامات کرتی ہیں اور افریقا سپرچ اور دیگر بنیادی سہولتوں کے مسئلہ کو کس طرح حل کرتی ہیں یہ دیکھنا ضروری ہے کہ اس سلسلے میں حکومت کا نظام کیسا ہے اور اس میں کیا تبدیلیاں ہیں خاص طور پر اختیارات کی تقسیم کے نتیجے میں۔

ید کھیٹے میں آیا ہے کہ اس سلسلے میں حکومتوں کی میانیں ہیں جلی ہوتی ہیں۔ اور سرمایہ کاری میں حکومت کی مختلف

غیر موزوں زمینیوں پر اپنے سلسلے میں اسکی مثالیں ملتی ہیں۔ پھر فومن و خٹ میں یہ دیکھا گیا ہے کہ شہر کے اندر بھی زمینیں موجود ہیں

وہاں کے قریب یا سلسلے میں) لیکن اسکی وجہ یہ ہے کہ مناسب زمینیوں کی قلت کے حیثیاً کامیاب ہے۔

پونے، منشن لوپا اور پھونوم و خٹ میں اسکی مثالیں ملتی ہیں۔ پھر فومن و خٹ میں یہ دیکھا گیا ہے کہ شہر کے اندر بھی زمینیں موجود ہیں

وہاں کے قریب یا سلسلے میں) لیکن اسکی وجہ یہ ہے کہ مناسب زمینیوں کی قلت کے حیثیاً کامیاب ہے۔

منشیں لوپا میں قومی حکومت نے اختیارات کی تقسیم کے منصوبے پر عمل درآمد کیا۔ اصلاحات کے نتیجے میں شی گورنمنٹ نے غریب عوام کے لئے رہائش کا مصوبہ بنایا اور اپنی آدمی کے وسائل میں اضافہ کرنے کا پروگرام بنایا۔ لیکن اس منصوبے میں جو تنظیم 2001 کے تحت اختیارات اور وسائل لئے زمین حاصل کرنے میں دشواریاں پڑیں آرہی ہیں۔

قویٰ سطح پر قانون سازی کے ذریعوں تو قومی زمین کی ثناہی کی کرنے اور اسے حاصل کرنے میں لوکل گورنمنٹ کی مدد کرنی ہیں لیکن زیادہ تر زمینیں خیالیں اور ان کی قیمت بھی اتنی زیادہ ہے کہ وہ حاصل نہیں کی جاسکتیں۔ اسکے علاوہ، جیسا کہ پہلے بھی کہا جاچکا ہے اگر یہ زمینیں اس مقصد کے لئے زمین حاصل کرنے میں دشواریاں پڑیں آرہی ہیں۔

پھر نو میں میں سنترا افغان کا عمل اب بھی تو قومی حکومت کی طرف سے مقرر کیا جاتا ہے اس میں گورنمنٹ اور وسائل گورنمنٹ کی قدر ہر ڈسٹرکٹ کے سربراہ کا تقرر کرتا ہے۔ میوپول گورنمنٹ بڑی حد تک خود قرار ہے لیکن اسکے فائزہ محدود ہیں اور قومی حکومت کی رضا مندی کے بغیر وہ اس سطح پر ساتھ ریونیٹ پیدا کرنے کی ذمہ داری ڈسٹرکٹ کو دی گئی لیکن اسکے باوجود بڑے سنبھالوں کے لائق سے نظری طبقے اب بھی صوبائی حکومت کرتی ہے۔ کراچی کو اب اخیرہ تاذہ اور 1781 یونین کنسلوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے اور برناوں کا اپنا ناظم اور نائب ناظم مقرر کیا گیا ہے۔

کراچی اور چاہانگ مانی میں لوکل گورنمنٹ کے نظام میں اہم اصلاحات کی کمی ہیں لیکن انکی ان اصلاحات کو روپا ہوئے زیادہ عرصہ نہیں گزرا اس لئے نہیں کہا جاسکا کہ یہ اصلاحات کس حد تک مدد کرتے ہو گئی کراچی میں سندھ لوکل گورنمنٹ آڑو نیں 2001 کے تحت اختیارات اور وسائل صوبائی حکومت سے لیکر میں گورنمنٹ کو دے دیئے گئے ہیں۔

اس آڑو نیں کے نتائج سے پہلے کراچی کو پاچ ڈسٹرکٹ میں تقسیم کیا گیا اور ہر ڈسٹرکٹ کی اپنی کنسل جگی۔ ان سب کی سربراہی کراچی میوپول کا پوری نیشن کرتا تھا لیکن ان کا کام افرا اسٹر کچر اور سروز کے آپریشن، نگهداری (Maintenance) اور مہینگٹ کی حد تک حدود تھا۔ قیامتی منصوبوں پر عمل درآمد کی ذمہ داری ان ایجنسیوں کی تھیں لیکن یہیں کام کرنی تھیں۔ اسکے علاوہ کراچی میں بعض خود مختار ترقیاتی ادارے بھی موجود ہیں جو وفاقی حکومت کے تحت ہیں مثلاً کراچی پورٹ، سول الیوی ایشن اخخاری، دریلوے اور قانون نافذ کرنے والے ادارے وغیرہ۔ یہ تنظیمیں شی گورنمنٹ کے کاموں میں دھل اندازی کرتی ہیں اس لئے کراچی میں حکومت نے جن منصوبوں پر عمل درآمد کیا ہے کی گورنمنٹ کے تحت نہیں کیا گی اور نہ ہی اس کے لئے وہ شہریوں کے سامنے جواب دے سکتی ہے۔ 2001 کے آڑو نیں کے تحت کراچی کو ایک ڈسٹرکٹ بنایا گیا جس کا اپنا ناظم اعلیٰ (Mayor) مقرر کیا گیا۔ اسکے ساتھ ساتھ ریونیٹ پیدا کرنے کی ذمہ داری ڈسٹرکٹ کو دی گئی لیکن اسکے باوجود بڑے سنبھالوں کے لائق سے نظری طبقے اب بھی صوبائی حکومت کرتی ہے۔ کراچی کو اب اخیرہ تاذہ اور ڈسٹرکٹ کے تحت لوکل گورنمنٹ کے تحت اور ہر ڈسٹرکٹ کے تحت ہے اور اس کے لئے ہر ڈسٹرکٹ کے ناظم اور نائب ناظم مقرر کیا گیا ہے۔

پونے میں کمشنر کا تقرر ریاستی حکومت کرتی ہے۔ کمشنر کے دفعے اختیارات ہیں لیکن یہی گورنمنٹ کے تحت نہیں کیا جاتا۔ اسی لئے یہاں کی منتخب شی گورنمنٹ اور کمشنر کے درمیان بیش تر تصادم رہتا ہے۔ پونے اس بات کی بھی مثال ہے کہ ضروری نہیں کر سکتی لوکل گورنمنٹ، بیش تر غریب عوام دوست ہو۔ اختیارات کی تقسیم کے باوجود (4.7 دنیوں کی تقریبی) ذریعہ (لوکل گورنمنٹ نے کم آدمی والے طبقے کو فائدہ نہیں پہنچایا۔ اسکے برخلاف اس نے ریلی ایشیت کے مفادات کو فائدہ نہیں پہنچایا ہے۔

تنظیمیں حصہ لیتی ہیں (ڈسٹرکٹ، وارڈوں گردی کی اسٹرکچر) اس کے علاوہ قومی اور صوبائی سطح کی تنظیمیں بھی اس میں حصہ لیتی ہیں۔ ان ایجنسیوں کے درمیان موثر رابط کی کمی پائی گئی ہے۔ بلکہ بعض



اوقات تو ان میں مقابلہ بھی ہوتا ہے۔ ان ایجنسیوں کے معاشر اور سیاسی اجتنبی کے خلف ہوتے ہیں اور ان کے اختیارات کی حدیں بھی بہم ہوتی ہیں۔ بعض حکومتی ایجنسیوں مثلاً ریلوے، ایئر پورٹ، آری، نیوی اور ایئر پورٹوں کے تحت تو غیر استہان شہزادیں بھی ہوتی ہیں لیکن یہاں اپنی زمینیں کم آدمی والے طبقات کو لا کر کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتیں اس کے علاوہ اگر ان کی زمینوں پر کچی آبادیاں قائم ہو گئی ہوں اور لوکل گورنمنٹ اگر انہیں میادی سوتھی فرائیں کرنا پاچاۓ یا انہیں قانونی درجہ دیا چاہے تو بھی ان ایجنسیوں کی جانب سے اسکی حق تباہی کی جاتی ہے۔ چنانچہ، شی گورنمنٹ کچی آبادیوں کو قانونی دیدجod دینا بھی چاہے تو وہ ایسا نہیں کر سکتی۔

نیز قومی، ریاستی اور صوبائی ایجنسیوں کا رول جتنا بڑھتا جائے گا شہریوں کے سامنے ان کی جواب دہی اتنی ہی کم ہوتی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ ایسے شہروں میں جہاں منتخب قومی اور لوکل گورنمنٹ موجود ہیں شہری اور رسول تنظیمیں ان مراث اور انداز نہیں ہو سکتیں۔ جیسا کہ آگے چل کر ہم ویکس میں کہ اگر تو قومی، ریاستی اور صوبائی تنظیموں کی جانب سے افرا اسٹر کچر کو ترقی دینے کے لئے جو درجیکت تیار کئے جاتے ہیں ان کے نتیجے میں شہر کے غریب طبقے کو زیادہ نقصان پہنچتا ہے۔ وہ اپنے مکانوں اور روزگار سے محروم ہو جاتے ہیں۔ لیکن رہائش میں غیر استہان شہزادیوں کو ان کی رہائشی کے تحت استعمال کرنے کی خلافت کی جاتی ہے۔

جن شہروں کی کیس اسٹری کی کمی ہے وہاں یہ دیکھا گیا ہے کہ اختیارات کی تقسیم کے نتیجے میں اہم تبدیلیاں رونما ہوئی ہیں۔ لیکن جہاں تک کہ آدمی والے طبقے کے ممالک کا تعلق ہے تو وہاں یہ دیکھنا ہو گا کہ ایسا اختیارات کی تقسیم کے نتیجے میں شی گورنمنٹ کو زیادہ اختیارات اور وسائل حاصل ہوئے ہیں یا انہیں اور اگر انہیں اس کے موقع ملے ہیں تو آیا اس سے غربی شہری طبقے کو فائدہ پہنچا ہے یا نہیں؟



لیاری ایسٹر کچر میں وے: افرا اسٹر کچر کے بڑے منصوبوں اور جوام کے رہائش کے مفادات کے درمیان تصادم ہے۔ اسکا کہ پہلے بھی کہا جا جاتا ہے کہ اپنی میں طبیعی عرصے سے پر طریقہ جلا آرہا ہے کہ حکومت کے افران اگئی۔ منصوبوں کی طرف سے جنمیوں کی کرے ہیں یعنی کہ اس میں ان کا فائدہ ہے چنانکہ بوجوج جب بڑے بیانے کے افرا اسٹر کچر مصوبے بنائے جائے ہیں تو غالباً بھی شروع ہو جاتا ہے۔ بہت ساری بیوی خلیاں تو "ترقی" کے نام پر کی جاتی ہیں مثلاً شہری قیمی نو، مغلی اور ماں برانسٹ اور شہر کو خوبصورت ہتھے کے نام پر۔ لیکن اصل غرض یہ ہوئی ہے کہ ان علاقوں کو خالی کر کے تاریخی ریاستی حالت کو دیکھ دیا جائے جو وہاں رہائی یا تجارتی افزائش کے لئے ممارشیں تعمیر کر سکتے ہیں۔ اس خالی کے درمیان اکثر ریاستی قوانین اور طریقہ کاری خلاف درزی بھی کی جاتی ہے۔ 1992ء سے لے رہا ہے ترقی 244 نے آنے لگے ہیں خاصی بوریان زمینوں پر جن پریزوپلز کی نظر ہوئی ہے۔



لیاری ایسٹر میں وے پر وہ جیکت ایسا ہی افرا اسٹر کچر کا پروجیکٹ ہے جسے نتیجے میں بڑے بیانے کا خلاصہ میں آیا ہے۔ اسکی وجہ سے تقریباً 40,400 مکانات کو خالی کر دیا جائے گا اور ان کے علاوہ تجارتی مرکز کو بھی اسی طرح بنایا جائے گا جسکے کرداری میں میثاقی اشتراک ہے اسکے تقریباً 14000 میں سے زیادہ مکانات اور تجارتی علاقوں کو نہیں کوئی ترمیم کیا جائے گا۔ اسکا معاملہ جو مکان کو ادا کیا گیا ہے ان کی اصل قیمت کا صرف دو فیصد تک کا مدد ہے اسکے مدد کے علاوہ اپنی شہر سے بہت دور جہاں زمین کستی ہے اسکے تفصیل اسی الٹ کیا گیا۔ منصوبے کے تحت اس کی تھی ایک تو ایک بھی کوئی کمی اور اسے بھی نہیں کیا جائے گا۔ مثلاً میانچے کے نام پر کمی بھی تھی کمی کی میانچے کے نام پر کمی کی تھی اسکے مدد کے علاوہ اپنی شہر سے بہت دور میں موجود ہے جسکے مصارف بھی کم ہوتے اور اگلے درآمد بھی اسماں سے اور اسکی وجہ سے شہر میں سنجائی آبادی کو کمی مورث ہوئی کہا جائے گا۔ اسکا تکلف ایسا ہے (لیاری ایسٹر میں وے کا اصل مقصد ہے) اور اس میں آبادیوں کی بیوی خلیا کی ضرورت بھی درجیں نہیں ہوں گی۔ لیکن یہ ایک ہمیشہ پورے کٹھری میانچے استدالوں و دلگرس کا ایسی افغان کے مفادات میں ہے۔

بٹکس۔ بیجنگ۔ سنت روائی کھر تیزی سے غائب ہوتے جا رہے ہیں

بہت ساری شہری حکومتوں اپنے شہروں کو بٹکنے والا اول ای معاہدہ کا ہاتھ کے لئے پہنچ جو ہے۔ سکلر کو چھوٹ دے دیتی ہیں کہ وہ کم آئندی والے طبقے کی ضروری بیانات اور ان کے حقوق کا نظر انداز کر کے ان کا اختلا ف کر دے۔

خلاجی ٹیکن میں لذت ڈینے سالی کے دروازے چیر نو کے نام پر قائم میادول کوہ غاذیوں کا اختلا ف میں آیا۔ پہلے بیون پنٹ کپسیوں کو اس بیانات کی اجازت دی گئی ہے کہ وہ رہائشی علاقوں کی تینی زورکریں تک پڑو گئیں کہ وہ مبتازہ خاندانوں کو اسی علاجی قدمیں سماں میں۔ چنانچہ میں ساری کپسیاں انہیں شہر سے درجہ بند نہیں تھیں ہے بساں ہیں۔ اگرچہ بیرون ہونے والے خاندانوں کو معاہدہ دیا جاتا ہے لیکن جو فیکٹ ایکس الٹ کے پتے ایں ان کی تیمت معاوضہ سے کم نزدیک ہوئی ہے۔

شہر کے تین روایتی ہوس (Hutongs) میں سردوے کیا گیا جو بیجنگ کے تاریخ اور ثقافتی اہمیت کے علاقے میں واقع ہیں۔ اگرچہ ان مکانوں میں سردوے (خانلوں میں) کی سہولت موجود نہیں تھی، ان کا رقبہ بھی کم تھا اور ان کی دیکھ بھال بھی، لہاسابر طبقے نے انہیں ہونی توکیں یہ دیکھا گیا کہ ہاں کے رہائش نکانوں و بیلیں رہنے کو ترجیح دیتے ہیں اور چاہئے ہیں کہ ان کے مکانات کا تحفظ اکیا چاہے۔ دچھ بیانات تو یہ ہے کہ ان کے تحفظ پر جو "زور" دیا جاتا ہے وہ بیجنگ کے لئے انہیں ہے تاریخی (سیاحت) عمارات اہمیت ہے نہ کہ کم آمدی طبقے کے مفادات کا تحفظ۔

تھائی لینڈ میں بھی حکومت کی پالیسیوں میں تبدیلی آئی ہے۔ جہاں جہاں مکن ہے وہاں غریب شہری بستیوں کے معیار کو بہتر بنایا جا رہا ہے یا پھر کیوں کے تعاون سے منسوبوں پر عمل درآمد ہو رہا ہے۔ (خنا غریب شہری قمیوں کو اس بات پر رضامند کیا جا رہا ہے کہ وہ اپنے مکانوں کو از سر نو تغیر کریں۔ جسکے بدلتے ائمہ ماکانوں حقوق دیتے جائیں گے یا پھر وہ کسی دوسری قریبی جگہ رہائش اقتدار کرنے کی مثال حکومت کی اس پالیسی سے ملتی ہے جو 1970 کی دہائی میں اقتدار کی محی تھی اور تو یہ حکومت کی ایجنسی نے 1990 کی دہائی میں اس کی بھر پور حمایت کی تھی۔ یہ ایجنسی Urban Organization Development Institute کی Community Development Office کی Rural Development Fund میں شرم کر دیا گیا اور Community Development Institute کی CODI) (کھفوظ Baan Mankong) (QODI) (تمام ہوا جواب) میں اس تنظیم کو اپنے ایک جامع قومی منسوبہ ہے جسکے تحت مکانات کو بہتر بنایا جا رہا ہے اور ماکانوں حقوق دیتے جا رہے ہیں۔ اس پروگرام کے تحت یہ بہر متھر کیا گیا ہے کہ اگلے یادی بھروسوں کے دروازے دوسرا گھنی شہروں میں رہنے والی دوسری غریب شہریوں کو، جن کی آبادی تین لاکھ ہے، بہتر رہائش اور ماکان حقوق دیتے جائیں گے۔ (15)۔ چیاگن ملی میں شہری غریب کمیوں نے جو Baan Mankong کو تبدیل کیا ہے کہ اگر ان کی مناسب تیکم کی جائے تو وہ کس طرح اپنے ملادھی کی نہروں کی دیکھ بھال کر سکتے ہیں اور اسکے مالا دا و اپنے شہر کی مٹی کی دیواروں کو جو تاریخی اہمیت کی حالت میں گھوڑا رکھ سکتے ہیں۔ اور اسکے ساتھ ساتھ اپنی رہائش گاہوں اور علاقے کے انداز پر کمی کا بھرت بنا سکتے ہیں۔



والے طبقے کی ضروریات کو جیسیں اور انہیں ترجیح دینا چاہتی ہیں یا

وہ انہیں اپنے راستی "کراوٹ" بھکر انہیں بنانا چاہتی ہیں۔

ایک طرف تو حکومت کے منسوبوں میں تغیر نو کے پروگرام سے ستھان ہونے والی آبادی اور ان کی ضروریات کا خیال رکھا جاتا ہے مثلاً بھکر میں رہنے والے ایک آپس روشنے والے آبادی (Baan 2) اور تھائی لینڈ میں ملکوں کی ایسی میں (Mankong) بھکر ام تو دوسری طرف بعض حکومتوں کی پالیسی یہ ہے کہ ان پہیں آبادیوں کو سمارکردا جائے۔ چنانچہ بیون کی مثالمیں عام ہیں۔ ان تمام شہروں میں جن کی کسی اسنڈی کی تھی بڑے پہاڑ ایک آبادی کی بدلی کا خطہ موجود ہے بالآخر ہے تو یہ کیا خطرہ رکتا پڑا ہے اور اس سے کتنے لوگ متاثر ہوں گے۔

اس شہر میں بھوؤنم نہیں میں حکومت کی پالیسیوں کا مطالعہ خاص طور پر دیکھ کیا گا میں تبدیل ڈیان عمل میں ملکیکیں وہ ایک دوسرے کی انجام میں بھوؤنم نہیں میں اب

تلہیم کیا جا رہا ہے کہ غریب طبقے کے رہائش کے سلسلے کرنے کے لئے کمیوں کے تعاون سے منسوبوں پر عمل درآمد کیا جائے اور جو کمیوں کی بودا جائے اور اس سے کتنے لوگ متاثر ہوں گے۔

ان سرگرمیوں کے نتیجے میں بعض غریب شہری

آبادیوں اور غیر قانونی بستیوں کو از سر نو تغیر کرنا یادی ہے میں آگزی ہے اور جو ہے کہ افریانی سرگرمی کو مسلسل

ترقی دی جائے تاکہ معافی سرگرمیوں کو فروغ ملے اور عوام کی سرگرمیں، بھکر، رانپورٹ اور دیگر ذرائع مواصلات وغیرہ۔

ان سرگرمیوں کے نتیجے میں بعض غریب شہری آبادیوں اور غیر قانونی بستیوں کو از سر نو تغیر کرنا یادی ہے میں آگزی ہے اور جو ہے کہ سرگرمی اس عمل میں کلیدی سلسلہ یہ ہے کہ غریب شہری قمیوں کو اس عمل میں حصہ لینے کی کس حد تک اجازت دی جائے۔ یہ نیسیں عموماً یہ چاہتی ہیں کہ انہیں بیدل نہ کیا جائے یا اگر کسی دوسری جگہ آباد کاری ضروری بھوت ایسی صورت میں اپنی ایسی جگہ بسایا جائے جہاں ان کے رہائی حالات بہت ہوں۔ اس کا اختصار ہزوی طور پر اس بات پر ہے کہ غریب شہری نیسیں میں میں تبدیل کس حد تک اس انداز ہو سکتی ہیں اور دوسرے یہ کہ ان قمیوں کی جانب حکومت کے سینہ افران کارو دیکھا ہے۔ یعنی یہ کہ افران ان قمیوں کو "مسئلہ" بنت جائے ہیں یا یہ کہ ان قمیوں کے کچھ حقوق میں اور وہ شہری میں تبدیل کیا ہے۔ اس بات پر کم امم حصہ ہیں۔ عملي طور پر اس کا مطلب یہ ہے کہ حکومتی نیسیں شہر میں انداز پر اس کا مطلب یہ ہے کہ سرگرمی کاری کرنا چاہتی ہیں ایسا وہ کم آمدی

12. Patel Sheela, Celine D'Cruz and Sundar Burra (2002)

Beyond Evictions in a global city. People Managed resettlement in Mumbai "Environment Urbanization Vol 14 No. 1 Pages 159 - 172

13. Boonyabancha Somsook (2005) Baan Mankong Going to scale with Slum and Squatter upgrading in Thailand Enviroment Urbanization Vol. 17 No.1 Pages 21 - 46

14. ACHR 2004 OP. Cit. ACHR/Asian Coalition for Housing Rights (2001) "Building an Urban Poor People's Movement in Phnom Penh" Environment and Urbanization Vol. 13 No. 2 Pages 61 - 72

15. Boonyabancha 2005, op. cit.

ہے۔ لیکن اسکی وجہ سے بھی حکومتی عوام دم غنیم پالیسیاں اپنائیں ہیں کیونکہ تاریخی عمرانوں کے آس پاس رہنے والے "غربیوں" کو بھی "مسئلہ" سمجھا جاتا ہے۔ یہ مسئلہ بہت سے ایشیائی شہروں میں موجود ہے کیونکہ تاریخی شیشتر میں کم آمدی و اعلیٰ طبقہ کیش تعدادوں میں آباد ہے۔ یہ لوگ اس علاقوں میں کاروکے مکانوں میں رہتے ہیں کیونکہ یہاں سے روزگار کی تلاش آسان ہوتی ہے۔ اسکی ایک مثال چیانگ مانی سے جہاں شہری غربی طبقہ شہر کی شیشی کی روایت میں تہذیبی آرہی ہے کیونکہ یہ محسوس کیا جараہا ہے جو تاریخی ورثے کا تحفظ میشیش اور سیاحت کے فروغ کے لئے اہم رکھتا ہے اور اس سے حکومت کی آمدی میں اضافہ ہوتا ہے۔

ایک اور مسئلہ جو شیشی گورنمنٹ کی ترقیاتی پالیسیوں اور غربی عوام کی رہائشی ضروریات کے درمیان تصادم کا باعث ہے وہ ہے کہ مرکزی حکومت ان کے شافعی ورثے کے تحفظ کے سطھ میں کیا کر رہی ہے۔ بہت سی ایشیائی شیشی گورنمنٹ تو اپنے اپنے شہروں کو جدید بنانے کے حد تک درپے ہیں کہ وہ تاریخی اور شافعی ورثے کے تحفظ کی جانب بہت کم توجہ دیتی ہیں اور ترقیاتی منصوبوں کے نتیجے میں اپنی نقصان ہی پہنچتا ہے۔ تاہم اب اس روایت میں تہذیبی آرہی ہے کیونکہ یہ محسوس کیا جارہا ہے کہ تاریخی ورثے کا تحفظ میشیش اور سیاحت کے فروغ کے لئے اہم رکھتا ہے اور اس سے حکومت کی آمدی میں اضافہ ہوتا ہے۔

منشن لوپا میں ہزاروں غریب شہری رہلوے لائنوں کے آس ماں رہتے ہیں اور یہی جانتے ہیں کہ وہ بہاں پکی گھر نہیں بنا سکتے۔ بہت سارے لوگ تو جانتے ہیں کہ بچت کر کے بیٹیں اور زمین ریڈی لیس اور اپنے گھر تیر کریں لیکن زمینیں کی مہنگی قیمتیں اس رواہ میں رکاوٹ ہیں۔ شیشی گورنمنٹ ان کی مدد کرتا تو چاہتی ہے لیکن اسکے لئے فضیلی کی ہے۔ ایک مضبوط لوکل گورنمنٹ کی عدم موجودگی میں عوام کے لئے یہ مکن نہیں کہ وہ زمین حاصل کر سکیں جبکہ وہری طرف وہ پرانی بیویت سیکھ اور سفلی گورنمنٹ کی ایجنسیوں پر اثر انداز بھی نہیں ہو سکتے جو انفرالائز پر کھڑکی ترقی کے نام پر اپنیں بیدل کرتی ہیں۔

"غربیوں" کی جانب شیشی گورنمنٹ کا روایہ

اس امر کے متعلق زیادہ معلومات موجود نہیں ہیں کیونکہ غربیوں کی جانب سیاستدانوں اور بیویوں کی روایت کیا جائے اور حکومت اپنی پالیسیوں میں کم آمدی والوں کی بستیوں اور ان کے روزگار کی طرف کس حد تک توجہ دیتی ہے مثلاً حکومت اگر شہر کرنے کی پالیسیوں پر عمل پیرا ہے تو کیا اس کے ساتھ ساتھ وہ وہاں رہنے والے کم آمدی والے طبقہ کی ساتھ ساتھ سا بھاہی رکھتی ہے یا اپنیں وہاں سے بیدل کرنا چاہتی ہے؟



سرکاری افسروں کا غربیوں کا صاف طور پر عیاں ہے جہاں سول سو روپے اور سیاستدان کھلکھلے عالم یہ کہتے ہیں کہ غربی ماحدیات کے لئے مسئلہ ہے۔ چنانچہ اس طرح کی الزام رہائیاں کر کے تغیر نو کے ایسے پروگرام بنائے جاتے ہیں جن کے ذریعہ کم آمدی والے طبقہ کو بیرون کر دیا جاتا ہے۔ اس طرح کاروپر مسلک پوری حکومت کی مشینی پر اثر انداز ہوتا ہے۔ مثلاً پانی، ونکاہی آب اور کوڑا کرکٹ اخانے والا مغل، اسکول، صحت کے مراکز اور پولیس اشیش کا عمل کم آمدی والے طبقہ کے ساتھ ساتھ پیش آرہا ہے، اس سے پہلے چلتے ہیں اپنیں معیاری سہولیات مل رہی ہیں یا نہیں۔ اگر آب اس کم آمدی والے طبقے سے مفتکو کر س تو معلوم ہو گا کہ یہ لوگ پولیس اشیش کے عمل، پانی یا صحت وغیرہ کے عمل کے ساتھ سیادہ تعلق رکھنا نہیں چاہتے۔

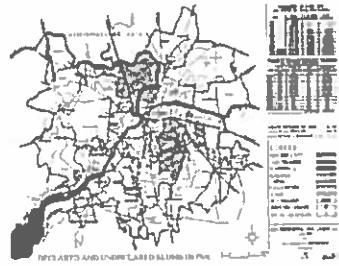
جن شہروں کی کسی اسٹانڈی کی ہی نہیں ہے ان میں یہ محسوس کیا گیا ہے کہ غیر رکی یا غیر قانونی بستیوں کی جانب پیش شہروں میں تبدیلی آئی ہے بشرطیکاری اس کا تعلق طاقتور مالکان اراضی سے ہے۔ جو لوگ غیر قانونی طور پر ان زمینوں پر پڑتے ہیں وہ بھی اس بات سے تجویز ہے کہ اب لیز کے لئے ایک سرکاری کام کو گیارہ مارٹن سے گزرنا پڑتا ہے۔ تجویز یہ ہے کہ اب لیز کے لئے زیادہ درختیں موصول ہونے لگی ہیں جسی ہجی وجہ سے آمدی میں اضافہ ہو گیا ہے۔ یہ آمدی سرمایہ کاری کے مقابلے میں تین گنا زیادہ ہے۔ لیکن جیسا کہ پہلے کہا جا چکا ہے "حکومت جو کچھ کرتی ہے" وہ حکومت کی مختلف نظیموں اور ایجنسیوں کے کام کا مرکب ہے۔ چنانچہ کرپاچی میں حکومت کے کام کی وجہ سے یقیناً شہر کے غربی طبقے کو فائدہ پہنچا یہ لیکن دیگر ایجنسیوں کی طرف سے اب بھی بیدلی کا خطرہ باقی ہے۔ شہروں کی جو کسی

اسٹانڈی کی ہی نہیں ہے اس کے ذریعہ پہلے چلتے ہے اور سلسلہ جو شہری رہلوے لائنوں کے آس میں موجود ہے کیونکہ اس کے طبقہ میں میں کم آمدی والے طبقہ کی ساتھ میں ایک مسئلہ بناتا تھا اور اس کے طبقہ میں میں غربی طبقہ کے طبقہ میں میں کم آمدی والے طبقہ کی ساتھ میں ایک مسئلہ بناتا تھا اور اس کے طبقہ میں میں کم آمدی والے طبقہ کی ساتھ میں ایک مسئلہ بناتا تھا اور اس کے طبقہ میں میں کم آمدی والے طبقہ کی ساتھ میں ایک مسئلہ بناتا تھا۔

ان تمام شہروں میں کمی ایک سیاستدان اور سرکاری افران ایسے ہیں جو جو نقل مکانی کرنے والوں کو اصل "مسئلہ" سمجھتے ہیں اگرچہ اس بات کا اثر حکومت کی پالیسیوں پر کس حد تک نہ تھا اسکے بارے میں مختلف آراء پانی جاتی ہیں۔ عام طور پر بھی دیکھا گیا ہے کہ سیاستدان یا حکومت کا عمل "غربیوں" اور "بھرت کرنے والوں" کو ایک سلسلہ پر کھکھتے ہے خاص طور پر ایسی صورت میں کہ کم آمدی والے طبقہ کی بستیوں یا اندرورون شہروں پر بھر بننے والی آبادی) کا بڑا حصہ کتنی دہائیوں سے یا برہماں برہماں سے یا توڑھ میں بیداہو اور یا وہیں رہتا آیا ہو۔ اسکے علاوہ "بھرت کرنے والوں" کو عام طور پر ماحولیاتی آسودگی، بھی سماں اور دیر باقی برائیوں کی جو سمجھا جاتا ہے۔

تم ظرفی تو یہ ہے کہ حکومتوں کی پالیسی مارکیٹ کے رچان کے مطابق ہوئی ہیں لیکن وہ یہ تلقیم کرنے سے انکار کر دیتے ہیں کہ آبادی کی بھرت بھی مارکیٹ کے رچان کی وجہ سے ہو گیا ہے۔ جن شہروں کی کسی اسٹانڈی کی ہی زیادہ ہے۔ لیکن اسکی وجہ سے مارکیٹ کے مطالباں اور سرمایہ کاری کی جاری ہیں کہ اس بات سے ساتھ ساتھ عام مسٹہ ہے یہ ہے کہ سیاستدان اور افران آبادی کی بھرت کو جران کی Market led پالیسیوں

کی وجہ سے ہوتی ہے، میں انداز سے دیکھتے ہیں۔ بیٹھ اور ہنپی میں جہاں قومی میشتوں اور قومی حکومت کی پالیسیوں میں تبدیلی آئی ہے اور وہ مارکیٹ کے رچان کے تائی نظر آئی ہے۔



ریسرچ اور انفارمیشن کے روپ پر نظر ثانی کی ضرورت

(The Urban Resource Centre)

کراچی کا ارہن ریسوس سنتر 1989 میں قائم تھا گیا۔ یہ شرپی منصوبہ بندی کے ماہین، اساتذہ، این، تی اوز اور دیگر کمیونٹی نیٹوورک کی جانب سے قائم کیا گیا تھا۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ شرپی نیٹوورک کے لئے ریسرچ، انسٹریشن اور تادل خیال کے لئے ایک شرپی کمیونٹی جاتے۔

ارہن ریسوس سنتر نام اہم جزوہ شرپی منصوبوں کا تقدیمی جائزہ تھا اور ان کی وضاحتیں پڑھتے تھے۔ اس مقدمہ کے لئے مایر پورٹشیں، متنالے اور مالٹا احمد اور شرپی نیٹوورک کے جاتے تھے۔ اس مقدمہ کے لئے مایر پورٹشیں، متنالے اور مالٹا احمد اور شرپی نیٹوورک کے جاتے تھے۔ اس کا فائدہ یہ تھا کہ غربی عوام کی نیٹوورک نیٹوورکوں، این، تی اوز، پرائیوریت (فائل اور اندر) دیجیتی رکھنے والے گردیں، اکیڈمیک انسٹی ٹیویز اور گورنمنٹ کی ایجنیوں کے درمیان رابطہ تھا جو اب مثال کے طور پر ریسرچ پروگراموں کے ذریعے، کوڑا کرکت انجام دے والوں (Scavengers)۔

رہائش پر پریباشنوں بحث کش عورتوں، جوں میں مارکیوں اور رکٹ پورٹ کبینوں کے مسائل کا فتحی جائزہ لیا گیا۔ اسکے طلاوہ نیشنرل کمیونٹی میں کام کرنے والوں، پیکٹ ٹرانسپورٹ میں شرپرکتے والوں (Commuters) تاریخی مقامات میں سے سول سوسائٹی کی نیٹوورک نیٹوورکوں، سیاسی پارٹیوں اور حکومت کے نیٹوورک نیٹوورکوں کے درمیان تباہی خیال کا انتہا تھی کیا گیا۔

ارہن ریسوس سنتر نے جو این، تی اوز کے نیٹ ورک کا حصہ بے لیاری ایکٹریں دے کے پر دیجیٹ کوڈ ریزبر کرنے میں کامیابی حاصل کی کیونکہ اس کی وجہ سے آخر پیاوولا کو افراد بے گھر بورے تھے اور اس کے خلاوہ شہر کو رودست محالیاتی نقصان کا سامنا تھا اور اس کے بجائے نادرن بائی پاس کا منصوبہ پیش کیا۔ اسکے خلاوہ اس نے کراچی سرکلر بلوے کو اور کراچی کے دیگر ملکوں تک پھیلایا کہ منصوبہ بھی پیش کیا جسے منتظر کر لیا گیا۔ اسکے خلاوہ بھی اس نے ایک بہت سی فنی تجارتی بھی پیش کی ہے جس کی وجہ سے حکومت کی پالیسیوں میں اور اس کی ایجنیوں کے طریقہ کار میں تبدیلی آتی ہے۔

ارہن ریسوس سنتر کا عملی پانچ اکیڈمیک مسئلے تھے۔ یہ شرپی نیٹوورک کے نوجوان گریجویشن اور کمیونٹی Activists کو فیلڈ پریپ و پیٹا بے جو ریسرچ، دستاویزات کی تیاری (Documentation) اور غیر کمیونٹی نیٹوورک کے ساتھ رابطہ قائم کرنے میں اسکی مدد کرتے تھے۔ اس اہم ارہن ریسوس سنتر کا سالانہ بجٹ 40 ہزار امریکی ڈالر تھا۔

تماناسب پالیسیوں کے خلاف مستقل جدو چہدکی ہے انہوں نے غربی طبقے کے مسائل کو حل کرنے کے لئے نئے طریقہ پائے کاروائی کے ہیں۔ ان میں سے اور گلی پالکٹ پر دیجیٹ کو بہت شہرتی تھی ہے۔ یہ گنڈے پانی کی نکایتی (Sanitation) کا گیوئی کیلئے کاپروگرام ہے جس پر نصف سے زیادہ غیر قانونی بستیوں اور دیگر شہروں میں کام کرنے کے لئے کاروائی میں اپنے اپنے علاقوں اور پاکستان کے دیگر شہروں میں بھی عمل درآمد ہو رہا ہے اس پروگرام کے نتیجے میں ہزار ہا افراد کو صفائی کی بہتر سہیں فراہم ہوئی ہیں اور یہ اس بات کی مثال ہے کہ پانی تعاون (Component) کے ذریعے کس طرح اسکے مزید پروگراموں پر عمل درآمد کیا جا سکتا ہے۔ اس دیجیٹ کے مصارف کم تھے اور یہاں کے شہروں نے بتایا کہ کس طرح بغیر کسی انداد کے اچھے معیار کا نکاہی آب کا سٹمپ تیر کیا جا سکتا ہے لیکن ان ناالوں کو ملانے کے لئے ایک بڑے تالے کی ضرورت ہے۔ اگر حکومت بڑے تالے خود تیر کرے اور جھوٹے ناالوں کی تیر کر کا کام اس علاقے کی آبادی پر چھوڑ دے تو جھوٹی طور پر حکومت کو اس کے کم مصارف برداشت کرنے ہو گے۔

اگر پینے کے بائی کی فراہمی کے سلسلے میں یہ طریقہ کار اختیار کیا جائے (حکومت اچھی کوئی کی میں پاٹ پاٹ تیر کرے اور چھوٹی لائنوں کی تیر کر کا کام علاقے کی آبادی ائے ذمے لے) تو اس کے اچھے بنائے بہادر ہو سکتے ہیں۔ اس قسم کے باہمی تعاون کے منصوبوں کی اہمیت یہ ہے کہ اس کے ذریعہ شہر

Solidarity for the urban Poor

Federation (SUPF) یعنی غربی شہری فیڈریشن کی دوسرے سے مختلف ہے اور اسی طاقت سے وہ غربی شہروں کی آواز کو اخراجی مادبائی ہیں۔ ان سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ خود غربی شہری نیٹوورک حکومت کے ساتھ اپنے معاملات کو منشائی اور خود کو منظم کرتی ہیں۔ ایشیا کے شہروں میں یہ جان روز افراد طور پر نظر آنے لگا ہے کہ گذشتہ دو دہائیوں کے دوران نمائندہ غربی شہری نیٹوورکوں میں اضافہ ہوا ہے۔ یہ تظہیں نہ صرف حکومت کی پالیسیوں میں تبدیلیوں کا مطالبہ کرتی ہیں بلکہ خود بھی حکومت کی ایجنیوں کے ساتھ مل کر منصوبہ بندی کرنا چاہتی ہیں۔ جہاں جہاں سی گورنمنٹ ان کے ساتھ مقول سطح پر تعاون کرنی ہیں وہاں تیز رفتار ترقی کی شاندار مثالیں نظر آتی ہیں اور ان کے مصارف بھی روائی مصارف سے خاصے کم پائے گئے ہیں۔ اس طرح کی شراکت دو جوہات کے بنا پر بھی اہمیت کی حاصل ہے۔ ایک تو یہ کہ اسکے نتیجے میں غربی شہری نیٹوورکوں کی ہمت افزائی ہوتی ہے کہ وہ خود کو منظم کر کیں اور ٹی کو گورنمنٹ کے اداروں کے ساتھ ٹکر کام کریں۔ (اے بغیر گورنمنٹ کی پالیسیوں میں اور عوام کی جانب حکومت کے روایہ میں کوئی طویل المدت تبدیلی رونما نہیں ہو سکتی)۔ دوسرے یہ کہ اسکی وجہ سے یا استادنوں اور حکومتی عمل کے عوام دشمن روپیہ میں بھی تبدیلی آتی ہے۔

بہت سے شہروں میں مثالاً پونے، پھونوم، چاگنگ مالی، کراچی اور سمنش لوپا میں اچھی مثالیں موجود ہیں کہ سول سوسائٹی نے نت نئی پہلی کاریاں کیں (غربی شہری نیٹوورکوں اور فیڈریشنوں نے بھی اس میں حصہ لیا) جنکے نتیجے میں غربی شہری آبادی کے حالات میں موثر تبدیلی روپا ہوئی۔

پھونوم، چاگنگ (اے گلے علاوہ کبودیا کے دیگر شہروں میں) غربی شہری نیٹوورک اسے بھی بیض سے شہروں میں غربت کی طرح میں مزید اضافہ ہو رہا ہے۔ کراچی میں ایک بیڈ مرکرم سوسائٹی موجود ہے جو کم آمدی طبقے کو فائدہ پہنچانے والی پالیسیوں کو آگے بڑھانے میں کوشش ہے۔ یہاں کی سول سوسائٹی نے غیر جہوڑی حکومتوں اور ان کی حکومت (The) کی پالیسیوں پر اثر انداز ہوتی ہیں۔



جاۓ (حکومت اچھی کوئی کی میں پاٹ پاٹ تیر کرے اور چھوٹی لائنوں کی تیر کر کا کام علاقے کی آبادی ائے ذمے لے) تو اس کے اچھے بنائے بہادر ہو سکتے ہیں۔ اس قسم کے باہمی تعاون کے منصوبوں کی اہمیت یہ ہے کہ اس کے ذریعہ شہر



اس ضمن میں دو باتیں قابل توجہ ہیں ایک تو یہ کہ ان شہروں کو کس قسم کے سائل کام سامنا ہوتا ہے جہاں باریکت اصلاحات کی وجہ سے خوشحالی کی بنیاد قائم نہیں ہو سکتی۔ دوسرے یہ کہ جہاں خوشحالی کے امکانات پیدا کی گئی ہوتے ہیں آیا ان سے غریب طبقہ کو فائدہ پہنچایا جائی کہتے ہیں؟

ان سائل کو حل کرنے میں مبنی الاقوامی ایجنسیاں

اہم رول انجام دے سکتی ہیں ان ایجنسیوں میں ترقی یافتہ

ممالک کی جانب سے پیش کے جانے والے و طرف اداوی

روگرام اور کثیر المطفر ترقیاتی بندک کے مخصوصے بے شمار ہیں۔ ان

تھی سرگرمیاں اس صورت میں جائز ہو سکتی ہیں کہ ان سے "متوسط طبقہ" کو فائدہ پہنچے۔ اکثر ایشیائی ممالک کی حکومتوں کی

پالیسی پر اور ان کی ترجیحات پر ان اداوی ایجنسیوں اور ترقیاتی

مکالوں کا خاص اثر انہوں نے ہے۔ سوال یہ ہے کہ غریب طبقہ کو فائدہ

پہنچانے کے لئے یا بخوبی ایسا طریقہ کار (اگر کوئی طریقہ کار

موجود ہے) استعمال کرتی ہیں؟ لیکن حق تو یہ ہے کہ یہ میں

الاقوامی ایجنسیاں اس غریب طبقے کو جن کو فائدہ پہنچانے کے وہ

دعوی کرتی ہیں۔ بہت کم موجود ترقی ہیں کہ ان کی ترجیحات یا ان

کے عمل درآمد پر اثر انداز ہوں۔ اگر وہ حکومتی جنہیں یہ

ایجنسیاں ترقیاتی کاموں میں اداوی ہیں غریب دوست نہ

موجود ہیں۔ مثلاً کبودیا کو 2001 - 1996 کے

دوران 2.6 بلین زاری اداوی۔ اس کے نتیجے میں اگر چتیز

رقام معاشر ترقیتی بھی ہوئی لیکن اس بات کے کوئی شوہر نہیں ملتے

کہ اس سے غریب طبقہ کو کوئی خاص فائدہ پہنچا جاتی کہ چون وہ

بخہ میں بھی، جہاں ترقی سب سے زیاد تھی، اس کا اثر ظرفیتیں

آتتا۔ مزید یہ کہ اس 2.6 بلین زاری کو صرف کرنے کے لئے

کبودیا کے غریب طبقے کے سخت مشورہ کیا گی؟

ایشیاء میں ایک بہت سی ڈائریکٹیوں کام کر رہی

ہیں جو دبکی علاقوں سے غربت نہم کرنا چاہتی ہیں لیکن شہروں

میں برصغیر ہوئی غربت اور عدم مساوات کو ظہر انداز کرتی ہیں۔

عملیًا یا ایجنسیاں ابھی تک ستر کی وہانی میں ہائے جانے والے

ترقبے کے نظریے سے جزوی ہوئی ہیں۔ جو چلی مرتبہ "شہری

تعصب" کنام سے ابھرنا چا۔

1970 کے بعد سے شہری آداوی میں 321 فی

صد اضافہ ہوا ہے جبکہ دبکی آداوی 42 فی صد کی رفتار سے ہو گی

ہے۔ اقماں تحدہ کی پیش گوئی کے

مطابق 2005-2020 کے دوران (تقرباً 650 ملین نفوس

کا اضافہ ہو گا۔) جو زیادہ تر شہری علاقوں میں ہو گا۔ ایشیاء میں

غریب آداوی کا برا حصہ شہروں میں رہتا ہے۔ لیکن مبنی الاقوامی

ایجنسیوں کے سامنے ایسیں ترقی دینے کا کوئی پوگرام موجود

نہیں۔ علاوه ازیں،

اگر بعض ایجنسیوں

کے پاس ایسا کوئی

بچہ ہو گرام موجود ہو تب

بچہ وہ غریب شہری

طبقے کی ضروریات کو

بہت نہیں دیتے

کیونکہ ان کی توجہ

شہری تھیموں کو بڑھتی ہوئی مخالفت کا سامنا کرتا ہے ایک کوئی کہ وہ

بلڈنگ کنٹرکٹرلوں کے لئے ایک چیختی بن گئی تھیں میز یور کر کی اور

جن شہروں میں غریب شہری تھیموں کا سی گورنمنٹ کی سطح تک

اشراف نہ ہوتا بھی ہے اور ان کا میت ورک۔ حالیہ برسوں میں

کیوںکہ سی گورنمنٹ کے حکمران بھی یور ہونے کے

دعوی کرتے ہیں وہ نہیں چاہتے کہ ان تھیموں کا اثر ایک خاص

حد سے آگے ہو گے۔

کی غریب بستیوں کو معیاری انفراسٹرکچر اور دیگر بنیادی سہوتیں فراہم کی جاسکتی ہیں۔

کراچی ایک اور معاہلے میں الشیاء کے دیگر شہروں کے لئے مثال پیش کرتا ہے اور وہ ہے اس کا رسیرچ اور

کیونکیں کے ادارے اور ان کا میت ورک۔ حالیہ برسوں میں

کراچی کی سول سوسائٹی کی مختلف تھیموں نے یا ہمی تعاون کے

ذریعہ اس بات پر بذوق اداشو رکھ کیا ہے کہ سرکاری پالیسیوں

میں تبدیلیاں لائی جائیں اور ان کی اصلاح کی جائے۔ اس

سلسلے میں بعض این جی اوز مشنا ارتمن ریسورس سینٹر (Urban Resource Centre) اہم رول انجام دے رہا ہے۔ یہ

تھیم سول سوسائٹی کی تھیموں کو حکومت کی پالیسیوں اور

مشہروں سے باخبر رکھتی ہے۔ اس کے علاوہ یا آری مختلف

تھیموں، سیاسی پارٹیوں اور حکومت کے مختلف اداروں کے

وہ میان تبدیل خیال کا اہتمام کرتا ہے (اگلے صفحے پر باکس ملاحظہ کیجئے) اس قسم کے تبدیل خیال کے ذریعہ اور اسکے ملاواہ عدالتی

کاروائیوں اور مظاہروں کے ذریعہ سول سوسائٹی کی تھیمیں نہ

صرف حکومت کے غیر مناسب مشہروں اور پر جنکٹوں کی

مخالفت کرتی ہیں بلکہ تبدیل تجوادی پیش کرتی ہیں اور ان کی

محمایت کے لئے رائے عامہ کو ہموار کرتی ہیں۔ حکومت کے

مشہروں اور پالیسیوں پر ان کے اثر دنخوا کی مختلف مثالیں موجود ہیں۔ مثلاً کچی آبادی کو ترقی دینے کے لئے حکومت کا

مسنوبہ، شہریوں میں سیورنگ اور نکای آب کا سسٹم تعمیر کرنے اور

ماں رہانیت پر گرام وغیرہ۔ اب سول سوسائٹی کے فائدندوں کو

حکومت کی تھیموں میں شامل کیا جانے لگا ہے اور 2001 کے

لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کے تحت شیزرن کیوں بورڈ قائم کئے

گئے جس سے یہ طاہر ہوتا ہے کہ سول سوسائٹی کو اب باشاط طور

پر مقامی حکومت کے کاموں میں شامل کیا جا رہا ہے تاہم،

تبدیلیاں لانے میں جن دشواریوں کا سامنا کرتا ہے تو ہے وہ یہ

ہے کہ ابھی تک ایسے چند ہی بورڈ قائم کئے جائے ہیں اور جو

بورڈ قائم ہو چکیں تو وہ نہ موکریں ہیں۔

ہنولی میں کیوںی بول کی تھیمیں اہمیت رکھتی ہیں

لیکن بڑی بڑی عوامی تھیموں کی مقامی شاخوں کی حیثیت میں

شنا و یمنیں اور دیگر یونیون (Veteran's Union)

۔ یہ اپنے ارکان کو خدمات فراہم کرتی ہیں

(شنا ماہیکر کریئٹ) اسکے علاوہ انفراسٹرکچر کو بہتر بنانے میں

بھی مدد دیتی ہیں۔ اگرچہ مركزی منصوبہ بنندی نہیں کی جاتی

لیکن پھر بھی وہ حکومت کے کنٹرول سے آزادی نہیں کیوںکہ ان

تھیموں کے بنیادی عمل کو حکومت سے تنخوا ہیں ملی تھیں۔ نیز ان

تھیموں کا دسراکش، سی، صوبائی اور تو قی سطح کی تھیموں کے

ساتھ پر اتنا رہتے ہیں۔ (20)

جبکہ تک "شراکت" (Partnership) کا

تعلق ہے تو زیادہ تر مثالیں ایسی ملی ہیں جس میں شراکت کا عمل

وہ مدد و الدامت تک ہے نہ کہ حکومت کے معاملات میں وسیع

عمل دل۔ مثلاً پونے کی مثال لیں تو سی گورنمنٹ نے پہلے

قدامت کا عمل کیا جائے تو اسے انفراسٹرکچر کو سرمهزی کے

قدامت کا عمل دل صرف دیزاں، اس کی نگہداشت اور تعداد

تکمک مدد و دخا۔ اس کا مطلب یہ ہے تھا کہ افراد کو

بھی کام کرنے کا موقع دیا گیا۔ اسکے برکس پونے کی کامیاب



20. See the case study listed on P1. See also Parentean Rene and Nguyen QUDC Thong (2005) "The Role of Civil Society in Urban Environmental Rehabilitation a case study"

(Thauh Xuan District, Honoi, Vietnam.) Environment & Urbanization Vol. 17 No.1 Pages 237 - 248

گئی جب DownSizing کرنے کے لئے ایسی مقامی حکومتوں کی ضرورت ہے جو عوام کو جو بادل ہوں خواہ ان سکونتوں کی فراہمی کی ذمہ داری میں اداروں یا رضاکار طیبوں کو یہی گیوں نہ سپنی گئی ہوں۔ [مندرجہ بالا رپورٹ میں سرکاری دو طرفہ امدادی ایجنسیوں اور ترقیاتی میٹنگوں کے روپ پر خصوصی توجہ گئی ہے۔ اس حصے میں چند اہم میں اقوایی ایسیں جیسے Misereor SELAVIP فورڈ فاؤنڈیشن اور ہوم لس انٹرنشل کے لیے روں کو زیر بحث نہیں لا یا گیا ہے]

Soft-Loan (زم شرائط پر قرضہ دینا) منظور کرتے وقت بھی یہی رجحان ظفر آتا ہے۔ میں الاقوایی ایجنسیوں کے ساتھ کام کرنے والی حکومتی عملہ اور اس کے کنٹریکٹز بھی بڑے ہوئے والا حکومتی عملہ اور اس کے کنٹریکٹز بھی بڑے ہوئے جیکوں کو ترجیح دیتے ہیں کیونکہ ان کے لئے فتح بخش ہیں۔ اگر ترقیاتی منصوبوں کو مقامی وسائل میں ایسا کیا جائے اور وہ شہری ادارے مقامی طیبوں کے آگے جو بادل ہوں تو ان منصوبوں کے مصارف میں قابلِ ظاہری ہو سکتی ہے۔

اس بات کی بھی ضرورت ہے کہ غربت میں کی کے لئے میں الاقوایی ایجنسیوں پر (یا ان کی عدم موجودگی) پر نظر غافل کریں اور شہری علاقوں اور ان میں بننے والے غریب طبقے کی طرف توجہ دیں۔ لیکن اس سطح میں انہیں ایک اور بات کا خال رکھنا ہو گا کہ ان کے مصارف غیر ضروری طور پر زیادہ نہ ہوں۔ بڑے بڑے سرکاری ذوزجی کی ساخت ہی پچھے اسی ہوتی ہے اور طبقے عمل میں کچھ ایسا کہ غیر ضروری بھاری اخراجی منصوبوں کو اہمیت دیتے ہیں۔ اس کی مثال خاص طور پر ترقیاتی بیکوں میں ملتی ہے جو اپنے انتظامی مصارف کو پورا گرنے کے لئے بڑے بڑے قرضے دیتے

خود کفیل ہو۔ پھونڈ بھن میں بھی اہم تبدیلی روپا ہوئی ہے اور اب غریب دشمن بیدلی کی پالیسی کی جگہ غریب دوست پالیسی اپنائی گئی ہے جس سے کام امعاہ زندگی بہتر ہوائے۔ تھائیلینڈ میں Baan Mankon کے ترقیاتی پروگرام سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ توی خصوصی بندی کے ذریعہ کس طرح شہر میں ترقیاتی کام کیجا گا کہ جس میں شہروں کا غریب طبقہ خود بھی سرگرمی سے حصہ لے۔

یہ محض چند مثالیں ہیں جو ثابت کرتی ہیں کہ حکومتیں کس طرح شہر کے کم آمدی والے طبقات کے ساتھ کر کام کر سکتی ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ مزید شہروں میں بھی ترقیاتی بیکوں پر ترقیاتی کام کئے جائیں۔ بنیادی مسئلہ یہ ہے کہ حکومت جو کچھ بھی منصوبہ بندی کرنی ہے (یا انہیں کرنی) اس میں غریب طبقے کی ترجیحت اور ضروریات کو کس حد تک نمائندگی دی جائی ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ چیز سیاسی نظام کے تابع ہے۔ غیر جمهوری مقامی اور توی سیاسی نظاموں میں کم آمدی والے طبقات کی ضروریات کی جانب مشاذ و نادر ہی توجہ دی جائی ہے۔ بلکہ بہت سے ایشیائی شہروں میں بھی جہاں توی اور مقامی طیبوں پر نمائندہ جمہوری نظام موجود ہے غریب طبقے کی ضروریات کی جانب کم ہی توجہ دی جائی ہے۔ ایک ایک جو تو یہ ہے کہ بہت سی حکومتوں کے پاس اسکے رسائل اور اختیارات موجود ہیں۔ اختیارات کی تقدیم (Decentralization) ان مسائل کا ایک مورخ حل ہے اور جیسا کہ تم اس رپورٹ میں اشارہ کر رکھے ہیں اختیارات کی تقدیم کا نظام سی اور میل کوئی نہیں کی ذمہ دار یوں میں اضافہ کرتا ہے مثلاً زمین کو استعمال کرنے کی منصوبہ بندی، شہری ترقیاتی اور رہائش کی منصوبہ بندی اور پرہلیں دیکھا گیا ہے کہ اس قسم کی منصوبہ بندی کرنے کے لئے عمل کمپنی یا مالی وسائل بھی کم ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ کسی گورنمنٹ کو سائل اور توی ایجنسیوں کی حمایت فراہم کی جائے۔

اس بات کی ضمانت دینا ممکن نہیں کر سکتے یا ساند ان غریبوں کے مسائل کو حل کرنے میں دلچسپی لیں۔ مثلاً پونے میں سانستاد ان کے بیانات سے ظاہر تو یوں لگتا ہے میں وہ غریبوں کے بہردار ہیں۔ لیکن سیاسی پارٹیاں ان کے ذریعہ ایسے نیچے کروائی ہیں جو ان کے اپنے مفادات کو پورا کرتے ہیں یا پھر مکمل ایشیت ڈیلز کے مفادات کو۔ ہندوستان میں عام مشاہدہ یہ ہے کہ توی سطح پر غریب پورا پالیسیوں کو ظاہر گرد پاپنے مفادات کی خاطر استعمال کرتے ہیں۔ (21)

وہ اس بات کی ضرورت کو یہ نہیں بھیجتی کہ غریب طبقے کو بڑھتی ہوئی رفتار سے مکاتبات فراہم کرنے کی ضرورت ہے اور یہ کہ شہروں میں مکاتبات کو روز افزون بیکاروں پر تمیز کرنا ضروری ہے۔ جب تک کہ اس بات کو تسلیم نہیں کیا جائے گا صورت حال بدتر ہوئی جائیگی۔ اس شخص میں غیر ری (انفارل) پالیسی اپنانے کی ضرورت ہے۔

کراچی میں تقریباً سانچہ فی صدمے مکاتبات انتقال طریقوں سے ہی فراہم کئے گئے (بلکہ اس میں وہ تمام رہائی مکاتبات شامل ہیں جنہیں غریب طبقے مزید خرید سکتا تھا) اور اسی پالیسی کے نتیجے میں اب کراچی کی آبادی کا بینا کم حصہ ایک کرہ والے مکاتبات میں رہتا ہے۔ ایک کرے میں رہنے والے افراد کے اوسط میں بھی کمی ہوئی ہے اور آبادی کے بڑے حصے کو پانی اور سیورٹی کی سہیت بھی حاصل ہوئی ہے۔ ایشیاء کے شہروں کی بھی آبادیوں میں یہ خواہ پانی جاتی ہے کہ ان کے حالات رہائش بہتر ہوں۔ وہ اس میں سرمایہ کاری کرنا چاہیجے ہیں تاکہ معاہزندگی بہتر ہو اور اگر انہیں قرضوں کی صورت میں امدادی جاتے اور اپنی مہارت فراہم کی جائے تو ان کے حالات رہائش بڑے پیمانے پر بہتر ہو سکتے ہیں۔ لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ حکومت کی ایجنسیوں اور گیوئی طیبوں کے دریافت میں بہتر تعلقات قائم ہوں۔ اس کے لئے منصوبہ بندی کے طریقے کار میں بھی تبدیلی لانا ہوگی اور بنیادی اعداد و شمار جمع کرنا ہوئے جس کے بغیر نہ تو منصوبہ بندی ممکن ہے اور نہ ہی یہ میکنیکل معیار طے کئے جاسکتے ہیں۔

اس رپورٹ میں جن آٹھ شہروں کا سروے کیا گیا اس سے ظاہر ہے کہ اس میں اہم تبدیلیاں رونما ہوئی ہیں لیکن یہ تبدیلیاں بڑھتی ہوئی طلب کو پورا کرنے کے لئے کافی نہیں ہیں۔ مثلاً منشی لوپا کو بیٹھے۔ یہاں کی بھی گورنمنٹ نے اس بات کو تسلیم کر لیا ہے کہ انتقال طریقے سے غریب طبقے کو رہائش فراہم کی جاسکتی ہے اور اسکے لئے اقدامات بھی کئے گئے، ایسیں مالیاتی امداد بھی فراہم کی گئی تاکہ وہ زمین حاصل کر سکیں لیکن شہری حکومت کے پاس اسنتہ مسائل نہیں ہیں کہ وہ بڑے پیمانے پر اقدامات کر سکے۔

بھم پہلے بھی تاپکے ہیں کہ کراچی میں سندھ کی بھی ہے۔ جس تیرفراہمی ترقیاتی ہو رہی ہے۔ بلکہ یہ کہنا غلط نہیں کہ حکومت کے مناسب اقدامات نہ کرنے کی وجہ سے ہی آبادی کا بڑا حصہ تیرفراہمی ترقیاتی کے باوجود محرومی کا شکار ہے۔ یہ سب کچھ ایسے شہروں میں بھی ہو رہا ہے جہاں زمینیں سرکاری ملکیت ہیں اور اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ غریب طبقے کو جن مشکلات کا سامنا ہے ایک اوج صرف معاہذیں بلکہ سیاسی بھی ہے۔ یہ حکومتوں کی بادا سنگ پالیسی کی تاکمی ہی ہے کہ

شال کے طور پر پونے کی کسی اسٹڈی میں لینڈ سینک اینڈ ریکووچن ایکٹ کا کریکیا گیا ہے۔ یہ قانون ظاہر تو غریب دوست طفر آتا ہے لیکن ایسا نہیں ہوا۔ توی سطح کی قانون سازی اگر تھی پسند ہوتے بھی اگر بھی گورنمنٹ ان کی خلاف پر کر باندھے یا پاپر انہیں اپنے مفادات کے لئے استعمال کرے تو ایسی قانون سازی کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔

نے شہری سطح پر سروے کیا۔ انہوں نے غریب شہری بستیوں کے محل وقوع کی نشاندہی کی اور یہ بھی معلوم کیا کہ کس علاقوں میں خالی زمینیں موجود ہیں جہاں انہیں بسا یا جاسکتا ہے۔ (یہ طریقہ دیگر بہت سے ایشیائی شہروں میں بھی اختیار کیا گیا) (22) خلاجرا پری کے سروے میں بھی بستیوں کی نشاندہی کی گئی ہے جس میں اس کے ساتھ ساتھ انفراسٹرکچر کی حالت کو بھی بتایا گیا ہے۔ جس کے ذریعہ معلوم کیا گیا ہے کہ انفراسٹرکچر پر قیر کے لئے (جس میں بھی کچھی کلچر پریورٹی کی تغیری اور میں لائن کے ساتھ ان کو مر بوط کرنے کا عمل شامل ہے) قیر اپارٹمنٹ کی رکارے۔ (23)

ایشیائی شہروں کو جن غیر معماری رہائش اور انفراسٹرکچر اور سڑکی عدم دستیابی کے سائل کا سامنا ہے انہیں اپنا "حل" خدا پرے شہریں میں تلاش کرنا ہوگا۔ ان سائل کو تو ہر گھوتوں کی سطح پر یا مین الاقوامی بستیوں کی مدد سے حل نہیں کیا جاسکتا۔

غیر ملکی امدادی صورت میں موجود ثابت ہو سکتی ہے جو اس کے ذریعہ غریبیوں کی کاش و نفوذ میں اضافہ ہو، انہیں بہتر رہائش کے موقع و سطیاب ہوں، انفراسٹرکچر اور سڑکی خرید دین رویوں اور پالیسیوں کے خلاف تحفظ فراہم کیا جائے۔ جو وہی امدادی وقت موجود ثابت ہو سکتی ہے جو لوگ گورنمنٹ کو قرض ہتھ لے کر ان کے مقابوں وسائل میں اضافہ ہو، ان کے مصارف کم ہوں تاکہ کم سے کم یہ دینی امدادی ضرورت پڑے۔ ایسی مشائیں موجود ہیں جو ہمیں بتائی ہیں کہ اس سلسلہ میں کیا کیا جانا چاہیے۔

جاتا ہے۔ البتہ پھوٹوم پختہ اس بات کی مثال ہے کہ غریب شہریوں اور ان کی بستیوں کو پروجیکٹ کی سطح سے آگے بھی نمائندگی دی گئی۔

منش ن لوپا میں بھی تبدیلیاں نظر آتی ہیں جہاں غریب شہری بستیوں کو دیگر اکتوبر میں شامل کی جاتا ہے، لیکن یہ عوامی مخاوا کے غریب طبقہ کو اکثر بیل خل کر دیا جاتا ہے، تبدیلیاں بہت زیادہ موخر نہیں ہیں۔ اسی پیشتر میں موجود ہیں جہاں اسی گورنمنٹ غریب شہری آبادی کو دفعہ بیانے پر شامل کرنے پر رضامند نہیں آتی۔

شی گورنمنٹ کو جن مشکل ترین سائل کا سامنا ہے ان میں سے ایک یہ ہے کہ مدد و آمدی والے گروہ کے لئے مکانات کی قیر کے لئے زمین کھڑکی حاصل کی جائے۔ ایک تو موجود مسئلہ کو حل کرنا (لیکن ان لوگوں کے لئے مکانات فراہم کرنا جائیگے) بونکہ جن طاقتوں میں ورثے ہیں وباں سیاں باہ تو دیگر نے کاخطہ دے یا پھر وہ ذمہ پاٹھوں پر ہو رہے ہیں۔

لیکن وہ جاننا چاہیے ہیں کہ انہیں وباں سے کب، کھڑک اور کہاں بھیجا جائے گا۔

نوکریاٹی اور مقامی سیاستدان آج بھی غریبوں کو اپنے شہریاں احمد نہیں سمجھتے۔ یوں بھروسی ہوتا ہے جیسے وہ نہیں سمجھتے کہ غریبوں کو ان کے شہر میں رہنے والے مخلص ہوئے کا حق ہے۔ ان کا غریب دشمن روایہ بہت ساری یا توں سے ظاہر ہوتا ہے۔ مثلاً شہر کے غریب طبقہ کو اکثر بیل خل کر دیا جاتا ہے، عوامی مخاوا کے پر جیکنوں کے نام پر ان سے زمین خالی کر دیا جاتا ہے، باتیں ہیں۔ انفراسٹرکچر کی قیمت، شہری کی قیمت یا صحت اور حفاظتی اقدامات کے نام پر انہیں بستیوں سے بیداری کر دیا جاتا ہے۔ لیکن جن لوگوں کی دوبارہ آباد کاری کی جاتی ہے (اکثر صورتوں میں ان کی مرثی کے خلاف) ان کی خواہش ہوئی ہے کہ انہیں سخت اور صفائی، انفراسٹرکچر اور روزگار کی بہتر سہیتیں ملے ہوں۔ بلکہ بہت سے تو خوشی خوشی وباں سے دوسرا جگہ جانا جائیگے بونکہ جن طاقتوں میں ورثے ہیں وباں سیاں باہ تو دیگر نے کاخطہ دے یا پھر وہ ذمہ پاٹھوں پر ہو رہے ہیں۔

لیکن وہ جاننا چاہیے ہیں کہ انہیں وباں سے کب، کھڑک اور کہاں بھیجا جائے گا۔

ایسے شہروں میں بھی جہاں غریب شہریوں کے تعلق سے ترقی پذیر نظریات پائے جاتے ہیں وباں بھی شہری سطح پر غریب شہریوں کو شامل کرنے کے امکانات کم نظر آتے ہیں۔

غریبوں کی ثنویت کو آج بھی محض پروجیکٹ کی حد تک دیکھا

ایشیائی شہر کس طرح غریبوں گوزندگی گزارنے کا بہتر موقع فراہم کر سکتے ہیں؟

۱۔ کم آمدی والے طبقہ اور ان کی بستیوں کے اثر و نفوذ میں اضافہ کرنا اور اس طرح صرف انفرادی پروجیکٹوں پر ہی بلکہ شہری سطح پر یہ دیکھنا کہ حکومت کیا کرو ہے اور اپنے بجٹ کو کھڑک صرف کرو ہے۔ گلوبائزیشن کی وجہ سے یہ چیز یہ ہو ہے کہ کوئی بھی گورنمنٹ سرگردی سے اسی بات کے لئے کوشاں ہیں کہ وہ زیادہ سے زیادہ سرمایہ کاری حاصل کریں اور بڑے بڑے انفراسٹرکچر اور دیگر سہولیات تعمیر کریں کیونکہ اس طرح مزید سرمایہ کاری حاصل ہوگی۔ لیکن ان کا طریقہ کار غریب دشمن بھی ہو سکتا ہے۔

۲۔ لوگ گورنمنٹ کو چاہیے کہ وہ غیر قانونی اور غیر رسمی بستیوں میں رہنے والی آبادی کے لئے زمین تلاش کرے اور ان کا طریقہ کار غریب دوست ہو۔ (جہاں ضرورت ہو وہاں ان کی دوسرا بجھیوں پر آباد کاری کی جائے لیکن اس عمل میں ان لوگوں کو بھی شامل کیا جائے جن کی دوبارہ آباد کاری ہو رہی ہو)

۳۔ لوگ گورنمنٹ کے پاس وسائل ہوں اور وہ اس بات کی خواہش نہیں ہو کہ کم آمدی والے طبقہ جو اپنے لئے مکان حاصل کرنا چاہتا ہے اسے مناسب جگہ میں انفراسٹرکچر اور سڑک حاصل ہوں اور قیمت اتنی ہو جو اس پر مل دے اور اس کا اپنا بولاں لوگ گورنمنٹ کے لئے سب سے زیادہ مشکل ہے۔

۴۔ تمام حقیقی اور سرمایہ کاری اور اسے جنم پر یہ ذمہ داری ہے کہ وہ کم آمدی والے طبقہ اور ان کی بستیوں میں پالی، صفائی، ذریعہ، محنت، اسکول، بیکل، اسکن، عامہ وغیرہ کی سہیتیں فراہم کریں، اپنی ذمہ داری کو احسن طریقہ سے پورا کریں۔ اسکے علاوہ وہ مقامی لاحاظ سے موزوں ناٹوال تیار کریں اور غریب شہری بستیوں کو مونک طور پر حصہ لینے کا موقع دیں اور ان کے لئے اسکے عمل کے آمد میں انہیں شامل کریں۔

22. Boonya bancha 2005 op. cit i Asian Coalition for Housing Rights (2000) Face to Face Note, from the Network on Community Exchange, ACHR Bangknk 32 Pages, Patel Sheela (2004) Tools & Methods for Empowerment Developed by Slum & Pavement Dwellers Federation in India "PLA Notes 60 11ED London.
23. Rahman Perween (2004) Katchi Abadis of Karachi A Survey of 334 Katchi Abadi Orangi Pilot Project Research & Training Institute Karachi 24 Pages. Hasan Arif (2005) The Orangi Pilot Project Research & Training Institute Mapping Process and its Repereussions a paper prepared or UN Habitat.

یہ کتابچہ ACHR نے تھائی لینڈ میں شائع کیا۔ ار بن ریسورس سینٹر کراچی نے اس کتابچے کا
اردو ترجمہ کراچی سے شائع کیا۔ مزید معلومات کے لئے URC اور ACHR سے رابطہ کریں۔



ار بن ریسورس سینٹر

A-2/2
وسائی یوتین، بلاک نمبر 8 & 7 کرچل ایسا، نرڈ بلوچ کالونی پل،
شہرِ ملت روڈ، کراچی

فون: 4559317 نیکس: 4387692
ایمیل: urc@cyber.net.pk

Asian Coalition for Housing Rights

73 Soi Sonthiwattana 4, Ladprao 110, Bangkok 10310,

THAILAND

Tel (66-2) 538-091 Fax (66-2) 539-9950

e-mail: achr@loxinfo.co.th

website: www.achr.net